عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۲۳/ جمادی الاول تا یکم جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۷ تا ۱۵/ مئی ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۱۸

انوارِ نبوت

حفاظتِ ناموسِ رسالت کی اہمیت

پاکستان کو درپیش چیلنجز

جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقدہ جید علمائے کرام کے نمائندہ اجلاس کا متفقہ اعلامیہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سید احمد جلال پوری شہیدؒ

تراویح میں ایک بار قرآن سننا سنت ہے

محمد عبداللہ، کراچی

س:...... تراویح میں ختم قرآن کی کیا حیثیت ہے؟ آج کل تقریباً ہر مسجد میں ختم قرآن کا اہتمام ہوتا ہے اور اس کو ایک مستقل سنت بیان کیا جاتا ہے جبکہ باجماعت تراویح پڑھنے کا آغاز حضرت عمرؓ کے عہد سے ہوا ہے۔

(۲) قرآن کریم کے مخلوق نہ ہونے کے بارے میں چاروں ائمہ کرام کا اتفاق ہے یا کسی کا اس میں اختلاف ہے؟

(۳) منفرد نماز میں سہو ہوجانے پر امام کی طرح تشہد کے خاتمے پر ایک طرف سلام پھیر کر سجدہ کرے یا درود شریف اور دعا کے خاتمے پر، اس صورت میں ایک طرف سلام پھیرے یا دونوں طرف؟

(۴) جنازے سے پہلے یا بعد میں میت کا دیدار کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۵) تراویح میں اکثر امام صاحبان بہت جلدی جلدی قرأت (تلاوت) کرتے ہیں، اس کی کس حد تک اجازت ہے؟

(۶) یوم شک کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ اس خیال سے کہ کہیں رمضان کا دن نہ ہو؟ احتیاطاً نفلی روزے کی نیت کرکے روزہ رکھتے ہیں، اگر پھر وہ دن رمضان میں شمار ہوجائے تو وہ نفلی روزہ فرضی روزے کا قائم مقام ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ج:...... تراویح میں ایک بار قرآن کریم سننا سنت ہے، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: السنة فی التراویح انما ہو الختم مرة فلا یترک لکسل القوم" کذا فی الکافی

یعنی تراویح میں ایک بار قرآن سننا سنت ہے، لہٰذا قوم کی سستی کی بنا پر اس کو نہ چھوڑا جائے۔ (عالمگیری، ص:۱۱۷) اسی طرح دوسری جگہ ہے: "والختم مرتین فضیلة والختم ثلاث مرات افضل' کذا فی السراج ص:۱۱۷، فتاویٰ عالمگیری الباب التاسع فی النوافل فصل فی التراویح."

(۲) قرآن کریم اس اعتبار سے کہ یہ اللہ کا کلام ہے یہ غیر مخلوق ہے کیونکہ یہ صفت الٰہی ہے اور صفات الٰہیہ غیر مخلوق ہیں، ہاں البتہ قرآن کے مطبوعہ اور ان پر الفاظ یہ مخلوق ہیں، چنانچہ اسی بات کو شرح فقہ اکبر میں یوں بیان کیا گیا ہے: "والقرآن ای کلامہ النفسی ونعتہ القدسی غیر مخلوق" (ص:۳۰)

(۳) منفرد بھی سجدہ سہو میں امام کی طرح التحیات پڑھ کر ایک سلام پھیر کر دو سجدہ سہو کرے بعد میں پوری التحیات و درود شریف اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عالمگیری، ص:۱۲۵)

(۴) جنازہ سے قبل اور بعد میت کا منہ دیکھنا جائز ہے، ہاں البتہ قبر میں رکھنے کے بعد اس کا منہ نہ دیکھا جائے، اس لئے کہ قبر میں رکھنے کے بعد احوال برزخ شروع ہوجاتے ہیں، مبادا اس کی حالت بگڑ جائے تو دیکھنے والے اس کی حالت دیکھ کر اس سے بدظن نہ ہوجائیں۔

(۵) فرائض میں ٹھہر ٹھہر کر قرأت کی جائے البتہ تراویح میں بین بین کرے یعنی نہ زیادہ تیز اور نہ زیادہ آہستہ آہستہ۔ بہرحال اس قدر آرام سے پڑھے کہ قرآن کے حروف سمجھ آتے رہیں۔ (عالمگیری، ص:۱۱۸)

(۶) شک کے دن روزہ رکھنا ناجائز ہے، چنانچہ حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

امام مسجد کی مشکوک دعوت میں شرکت

عبدالماجد، کراچی

س:...... کیا ایسے پیش امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے جو سودی اور حرام کاروبار کرنے والوں کی دعوتوں میں کھانے کی غرض سے شرکت کرتا ہو جبکہ قریب میں حرام اور سودی کاروبار کرنے والوں کے کھانے نہ کھانے والے ائمہ کی مساجد بھی موجود ہوں، ہم نے سنا ہے کہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور کیا مکروہ تحریمی اسے کہتے ہیں جو حرام کے قریب ہو؟

ج:...... اگر یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ صاحب دعوت کی آمدنی سودی ہے یا اس کے مال میں اکثر سود یا حرام کی کمائی ہے تو ایسے شخص کی دعوت کھانا بھی حرام ہوگا اور اگر شک ہے تو احتیاط کے خلاف ہے۔ تاہم کسی امام مسجد کو ایسی مشکوک دعوت بھی نہیں کھانی چاہئے۔ بایں ہمہ اگر کسی امام نے ایسی دعوت کھائی تو نماز تو اس کے پیچھے ہوجائے گی مگر امام صاحب یقینی حرام کھانے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ ۲۳جمادی الاوّل تا یکم جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۸تا۱۵مئی ۲۰۱۰ء شمارہ:۱۸

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

علمائے دیوبند کا مشترکہ اعلامیہ	۵	اداریہ
حفاظت ناموس رسالت کی اہمیت	۷	سید محمد سلطان شاہ
سیالکوٹ میں علمائے امت کے خطابات	۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
قومی ایئرلائن اور حج پالیسی	۱۲	ابومحمد عروہ غزالی
ثانی الشیخ حضرت جلال پوریؒ	۱۴	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہو کر!	۱۶	محمد قاسم احمد
ایک ہندو تاجر کے قبول اسلام...	۱۸	محمد حسن
نبی آخر الزمان ﷺ کے انوار نبوت	۲۲	ابومریم
خطبہ صدارت ختم نبوت کانفرنس ننڈو آدم	۲۴	مفتی محمد طاہر مکی
جامعہ اشرفیہ لاہور کے اجتماع کی قراردادیں	۲۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

قیامت کے حالات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حوضِ کوثر کا بیان

"بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ"

۱:... "حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَبَارِيْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ." (ترمذی، ج:۲، ص:۶۷)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: میرے حوض میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے ہوں گے۔"

۲:... "حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَيْزَكَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّي أَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ." (ترمذی، ج:۲، ص:۶۷)

ترجمہ: "حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر نبی کے لئے ایک حوض ہوگا، اور انبیاء علیہم السلام آپس میں فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے حوض پر زیادہ لوگ آئیں گے، اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ لوگ میرے حوض پر آئیں گے۔"

میدانِ محشر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا کیا جائے گا، جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس کو اس کا ایک گھونٹ نصیب ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے سیراب ہو جائے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ ☆......☆

حوضِ کوثر

کوثر کو بعض احادیث میں حوض کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے اور بعض میں نہر کے لفظ سے، پھر بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوثر جنت کے اندر واقع ہے اور اکثر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا محل وقوع جنت سے باہر ہے اور اہلِ ایمان جنت میں جانے سے پہلے اسی حوض پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں باریاب ہو کر آپ ﷺ کے دستِ کرم سے اس کا نہایت سفید و شفاف اور بے انتہا لذیذ و شیریں پانی نوش جاں کریں گے اور تحقیق یہ ہے کہ کوثر کا اصل مرکزی چشمہ جنت کے اندر ہے اور جنت کے طول و عرض میں اس کی شاخیں نہروں کی شکل میں ہر طرف جاری ہیں اور جس کو حوض کوثر کہا جاتا ہے، وہ اس سینکڑوں میل کے طول و عرض میں ایک نہایت حسین و جمیل تالاب ہے جو جنت سے باہر ہے لیکن اس کا تعلق اسی جنت کے اندر کے چشمہ سے ہے گویا اس میں جو پانی ہوگا وہ جنت ہی کے اس چشمہ سے نہروں کے ذریعہ آئے گا.... آج کل کے متمدن شہروں میں واٹر ورکس جو نظام ہے، اس نے کوثر کی اس نوعیت کا سمجھنا الحمدللہ سب کے لئے آسان کر دیا ہے۔

(معارف الحدیث، ص:۲۳۴، ج:اول)

اداریہ

ملک کو درپیش چیلنجز سے متعلق

علمائے دیوبند کا مشترکہ اعلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

یوں تو روزِ اوّل ہی سے کفار و مشرکین اور ان کے گماشتوں نے اسلام اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے، صفحۂ ہستی سے مٹانے اور ان کے خلاف سازشیں کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، مگر نائن الیون کے بعد سے اس میں جو شدت دیکھنے میں آئی ہے اسے ہر شخص محسوس کرتا ہے۔ دنیا بھر میں یہود و نصاریٰ اور باطل قوتوں نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف تعصب، تنگ نظری اور معاندانہ رویہ اپنا رکھا ہے۔

وطن عزیز پاکستان کے بدعنوان اور نااہل حکمرانوں کی امریکا نواز پالیسیوں اور غلامانہ ذہنیت نے ملکی سلامتی اور ریاستی مفادات کو قربان کر دیا ہے۔ دہشت گردی، ڈرون حملوں، بجلی کے بحران، معاشی بدحالی، مہنگائی، بے روزگاری، فحاشی، اقربا پروری، لوڈشیڈنگ اور کرپشن جیسے عفریت نے عوام کی زندگی دوبھر کر دی ہے۔ آئے روز خودکش حملوں، بم دھماکوں، ٹارگٹ کلنگ، ڈکیتیوں سے امن وامان کی صورت حال دگرگوں ہے۔ معصوم اور بے گناہوں کے قتل عام پر قابو پانے میں حکومت کی خفیہ ایجنسیاں اور تفتیشی ادارے بری طرح ناکام ہیں۔

موجودہ حالات میں علمائے کرام نے امت کی راہنمائی کا فریضہ ادا کرتے ہوئے جامعہ اشرفیہ لاہور میں چار روزہ تاریخی اجتماع منعقد کیا جس میں ملک بھر کے جید علمائے دیوبند نے مشترکہ موقف اختیار کر کے پاکستان کی سالمیت کو درپیش چیلنجز سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ارباب اقتدار کے سامنے اپنے مطالبات پیش کئے۔ ڈیڑھ سو علمائے کرام و مشائخ عظام نے حکومت پر زور دیا کہ دہشت گردی، بیرونی مداخلت اور اندرونی خلفشار پر قابو پانے کے لئے امریکا نواز پالیسیاں ترک کی جائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ کی خبر ملاحظہ ہو:

"لاہور (فرزند علی) ملک کے مختلف جید علماء نے بڑھتی ہوئی دہشت گردی، بیرونی مداخلت، اندرونی خلفشار اور دینی قوتوں کے خلاف کئے جانے والے اقدام پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملکی خارجہ پالیسی کی تبدیلی امریکا کے ساتھ ہونے والے معاہدوں سے دستبرداری اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کو فوری طور پر یقینی بنایا جائے، پاکستان کو ان مشکلات سے دوچار کرنے والے پرویز مشرف اور ان کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل، فیڈرل شریعت کورٹ اور دیگر اسلامی اداروں کو مضبوط اور فعال بناتے ہوئے ان کی سفارشات پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے، ملک سے کرپشن، فحاشی، بیروزگاری، بدامنی اور معاشی بدحالی کے خاتمے کے لئے فوری طور پر اقدام کئے جائیں۔ یہ مطالبات جامعہ اشرفیہ لاہور میں ہونے والے چار روزہ تاریخی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی، شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، قائد جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمن، جمعیت علماء اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیع الحق، اہلسنت والجماعت پاکستان کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی اور دیگر علماء نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر وفاق

المدارس کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری، شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، مفتی عبدالرحیم، مفتی محمد، مولانا فضل الرحیم، مفتی غلام الرحمٰن سمیت دیگر علماء نے بھی خطاب کیا، جبکہ چار روزہ اجتماع میں پنجاب، سندھ، خیبر پختونخواہ، بلوچستان قبائل آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سے ایک سو تین سے زائد علماء نے شرکت کی۔ اجتماع کی صدارت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سربراہ مولانا سلیم اللہ خان نے کی اجلاس کی مختلف نشستوں سے علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پاکستان جن مشکل حالات اور مسائل سے دوچار ہے ان سے نکلنے کے لئے دینی قوتوں کے ساتھ ساتھ پوری قوم کا اتحاد نہایت ضروری ہے اس کے بغیر مشکلات کا حل اور بیرونی مداخلت کا خاتمہ ممکن نہیں۔ بیرونی دباؤ پر دینی قوتوں کے خلاف کئے جانے والے اقدام اور پاکستان کی بنیادی اساس کو توڑنے کی سازش کا مقابلہ اتحاد بھائی چارہ اور یکجہتی کے ذریعے ممکن ہے۔ چار روزہ اجلاس کے حوالے سے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق کہ ملک بھر کے علماء کا یہ اجتماع عام مسلمانوں کے اس احساس میں برابر کا شریک ہے کہ ہمارا ملک جن گوناگوں مسائل سے دوچار ہے اور اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نفاذِ اسلام کے جس عظیم مقصد کے لئے یہ مملکت خداداد حاصل کی گئی تھی، اس کی طرف سے مجرمانہ غفلت برتی گئی ہے اور عملاً اسلامی نظام زندگی اور اسلامی نظام عدل کی طرف پیش قدمی کی بجائے ہم اس منزل سے دور ہوتے چلے گئے ہیں۔ اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک بھر کے عوام ہمہ جہتی مسائل کی چکی میں پس رہے ہیں، دولت کی تقسیم کا نظام اس قدر مہیب ہے کہ ایک طرف دولتوں کے ڈھیر ہیں اور دوسری طرف لوگ فقر و افلاس سے مجبور ہو کر خودکشیاں کر رہے ہیں، ملک بھر میں کسی کی جان و مال کا کوئی تحفظ نہیں ہے، قتل و غارت گری اور دہشت گردی سے ہر شخص سہما ہوا ہے اور مجرم دندناتے پھرتے ہیں، سرکاری محکموں میں رشوت ستانی اور بدعنوانی کا عفریت ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے اور عوام کے لئے اپنا جائز حق حاصل کرنا جوئے شیر لانے کی مترادف بن گیا ہے۔ جو شخصیتیں ملک کا عظیم اثاثہ تھیں وہ برملا قتل کی جاتی ہیں اور قاتلوں کو سزا نہیں ہوتی، بے گناہ بچوں کو دھڑلے سے اغوا کیا جاتا ہے اور ملوث افراد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی، ناقص منصوبہ بندی کے نتیجے میں مہنگائی اور بجلی کی قلت نے عوام کو عذاب میں مبتلا کیا ہوا ہے، جس سے بے روزگاری میں مزید اضافہ ہو رہا ہے، دوسری طرف ہمارے ملک کے بہترین وسائل ان عوامی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کے اسباب کا ازالہ کرنے کی بجائے امریکا کی مسلط کی ہوئی جنگ میں امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے خرچ ہو رہے ہیں جبکہ امریکا کی طرف سے ہماری سرحدوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر کے ان پر ڈرون حملوں کا سلسلہ برابر جاری ہے، جن میں ہمارے بے گناہ شہریوں، عورتوں اور بچوں کی بہت بڑی تعداد شہید ہو کر بستیاں کی بستیاں اجاڑ چکی ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ امریکا نے اپنی بالادستی قائم کرنے اور عالم اسلام کے وسائل پر قبضہ کرنے اور اسلام اور امت مسلمہ کے تہذیب و تمدن کو تباہ کرنے کی کارروائیوں میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جگہ جگہ بے گناہ مسلمانوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رہا ہے اور خود ہمارے شہریوں کے ساتھ امریکا میں بدترین ذلت آمیز سلوک کیا جاتا ہے اور امریکا مسلسل ہمارے بجائے بھارت کو نوازتے رہنے کی پالیسی پر گامزن ہے، اس کے باوجود حکومت کی پالیسیوں میں امریکی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ملکی مفادات کو بے دھڑک قربان کیا جا رہا ہے، جب اجتماعی سطح پر مسلمانوں کو اس قسم کے مسائل درپیش ہوں تو اس وقت بطور خاص اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے اس کی نافرمانیوں سے بچا جائے۔ لیکن ان حالات میں بھی ملک میں بددینی کو فروغ مل رہا ہے، عریانی اور فحاشی پر کوئی روک نہیں، نفاذ شریعت کی پُرامن کوششوں کو درخور اعتناء ہی نہیں سمجھا جاتا اور سود، قمار اور دوسری محرمات کو شیر مادر سمجھ لیا گیا ہے۔ ان تمام حالات میں ملک کے دردمند مسلمان سخت بے چینی کا شکار ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا دین عطا فرمایا ہے جس میں نہ مایوسی کی کوئی گنجائش ہے اور نہ بے عملی کی، لہٰذا یہ تمام حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ملک کے ارباب حل و عقد اور عوام ایک دوسرے کو نشانہ ملامت بنانے کی بجائے مل جل کر اپنے طرز عمل میں انقلابی تبدیلیاں لائیں، اسی طرح ملک کی کشتی گرداب سے نکل سکتی ہے۔" (روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷/اپریل ۲۰۱۰ء)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حفاظتِ ناموسِ رسالت کی اہمیت

سید محمد سلطان شاہ

ہر انسان کو اپنی عزت و ناموس بڑی عزیز ہوتی ہے اور وہ اپنی عزت بچانے کے لئے مال و دولت تو درکنار، جان کی بھی پروا نہیں کرتا، لوگ تو ان کی آبرو کا تحفظ بھی اپنی ذمہ داری گردانتے ہیں، جن سے ان کا کوئی نسبی تعلق ہو یا جن سے انہوں نے رشتۂ محبت و عقیدت استوار کرلیا ہو۔ محب اپنے محبوب کی شان میں ذرا سی گستاخی بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ پھر اس کو یہ علم ہو کہ اسے جو عزت ملی ہے وہ اس ذات کی وجہ سے ہے، جس سے وہ محبت کرتا ہے اور وہ ہستی دنیا و عقبیٰ میں کبھی اس کی عزت پر آنچ نہیں آنے دے گی، تو ایسی ہستی کے تحفظِ ناموس کی خاطر وہ کیوں نہ کٹ مرے، روح و قالب کا رشتہ توڑ کر ایسی ہستی سے رشتہ جوڑ لینا انسانیت کی معراج ہے۔

جس طرح ہم اپنے پیاروں کی شان میں کی گئی گستاخی برداشت نہیں کرتے، اسی طرح اللہ تعالیٰ جل جلالہ بھی اپنے حبیب مکرم، رسول معظم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی توہین و تضحیک برداشت نہیں کرتے، اس کا ارتکاب کرنے والے شخص کے لئے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

سورۂ توبہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا دیتے ہیں، ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" (التوبہ:۶۱)

ایک اور مقام پر رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیت دینا اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا قرار دیا گیا اور ایسے شخص کو "عذاباً مهينا" کے لئے تیار رہنے کا حکم ہے۔ آخرت میں ہی نہیں، دنیا میں بھی لعنت کا طوق ایسے شخص کے زیب گلو رہے گا۔

"بے شک جو ایذا دیتے ہیں، اللہ کو اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان پر اللہ کی لعنت ہے، دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (الاحزاب:۵۷)

اللہ تعالیٰ تو اپنے محبوب مکرم، حبیب معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی آواز بھی پسند نہیں کرتے اور مومنوں کو حکم دیتے ہیں:

"اپنی آواز اونچی نہ کرو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے۔" (الحجرات:۲)

صرف یہ حکم ہی نہیں دیا بلکہ یہ وعید بھی سنادی کہ اگر تم نے اس کا ارتکاب کیا تو اعمال ضائع کروا بیٹھو گے۔

جس شخص نے اپنے قول یا فعل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی، اللہ تعالیٰ نے اس سے بدلہ ضرور لیا۔ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا مکہ میں اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا مدینے میں انتقال ہوگیا تو عاص بن وائل نے کہا کہ ان کی اولادِ نرینہ زندہ نہیں رہی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا نام ختم ہوجائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ کوثر نازل فرمائی اور عاص بن وائل کے "ابتر" ہونے کی خبر دی۔ دیکھئے حضور سید المرسلین، رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو لاولد ہونے کا طعنہ دینے والے کو اللہ تعالیٰ نے منقطع النسل بنادیا۔ اسی طرح ابولہب آپ علیہ السلام سے بڑی عداوت رکھتا تھا۔ جب حضور ختمی المرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوہِ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو پکارا اور انہیں توحید باری تعالیٰ کا درس دیا تو ابولہب نے کہا: "تو برباد ہوجائے، کیا تو نے ہمیں یہی سنانے کو جمع کیا تھا؟" اس پر خالق ارض و سما نے اس کی تباہی و بربادی کا یوں اعلان فرمایا:

"تبت يدا ابی لهب."

(سورۂ لہب:۱)

ترجمہ: "ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہوجائے۔"

چنانچہ ابولہب غزوۂ بدر کے ایک ہفتہ بعد ایک متعدی بیماری کا شکار ہوگیا، مرنے کے بعد تین دن تک اس کی نعش بے گور و کفن پڑی رہی، کوئی عزیز رشتے دار قریب نہ آیا، یہاں تک کہ اس کی نعش سے بدبو آنے لگی اور گھر والوں نے مزدوروں کو بلا کر اس کی نعش کو ایک گڑھے میں پھینک کر مٹی ڈال دی۔ ابولہب کے دو بیٹوں سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیوں کا نکاح ہوا تھا، جنہوں نے آپ کو دکھ پہنچانے کے بعد طلاق دے دی، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کو دکھ پہنچانے والے فرزندان کفر کو بھی ذلیل و خوار کیا اور ان میں سے ایک عتبہ کو شیر نے پھاڑ ڈالا، اسی طرح ابولہب کی بیوی جنگل سے کانٹے

لاکر حضور سرور کائنات، فخر موجودات علیہ افضل التحیۃ والثناء کے راستے میں بچھایا کرتی تھی، ایک دن کانٹوں کا بوجھ لاتے ہوئے راستے میں کھجور کی چھال کا رسّا اس کے گلے میں پھنس گیا، جس سے وہیں واصل جہنم ہوگئی۔

ولید بن مغیرہ نے رحمت مجسم، محسن اعظم، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ”مجنون“ کہہ دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ: اے میرے محبوب! آپ ہرگز مجنون نہیں اور پھر ولید لعین کے تمام خصائل سیاہ گنوائے، اس کی تمام خامیاں گنوانے کے بعد ”بعد ذلک زنیم“ کہہ کر اس کے ولدالزنا ہونے کا برملا اعلان کردیا۔

شہنشاہ ایران خسرو پرویز کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مکتوب کے ذریعے اسلام کی دعوت دی، وہ آپ ﷺ کا نامہ مبارک پڑھ کر برہم ہوگیا اور بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مکتوب گرامی کو پھاڑ ڈالا، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ہی بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں قتل کرواکر رسوا کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں محصور کرنے کے لئے دستاویز بغیض بن عامر نے لکھی تھی، اس پر عتاب الٰہی نازل ہوا اور اس کے ہاتھ شل ہوگئے۔

دراصل ایمان نام ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا، حُب رسول کے بغیر ایمان کی تکمیل ناممکن ہے بلکہ مسلمان ہونے کی شرط اولین، محبت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ بخاری شریف کتاب الایمان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین اور اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہوجاؤں۔“

بخاری شریف ہی میں یہ واقعہ بھی موجود ہے کہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

”بے شک آپ سوائے میری جان کے جو دونوں پہلوؤں میں ہے، میرے نزدیک ہر شے سے زیادہ محبوب ہیں۔“

حضور خیر الانام علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی شخص ہرگز مومن نہیں بن سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔“

یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

”قسم ہے اس ذات کی! جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی، آپ میرے نزدیک میری جان سے جو میرے دونوں پہلوؤں میں ہے، زیادہ محبوب ہیں۔“

اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اے عمرؓ! اب تمہارا ایمان کامل ہوگیا۔“

اس سے پتا چلا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو جان سے زیادہ محبوب رکھے بغیر ہم مسلمان نہیں ہوسکتے اور جو ہستی جان سے بھی عزیز ہو، اس کی شان میں دریدہ دہنی کیونکر برداشت کی جاسکتی ہے۔ اسی لئے عشاق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے وقت آنے پر اپنی جانوں کی پروا نہیں کیا، اور اپنے آقا و مولا کے خلاف بھونکنے والے کتوں کا خاتمہ کرکے دم لیا ہے۔ بے شک انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، انہیں تختۂ دار پر بھی لٹکنا پڑا، لیکن انہوں نے کبھی اپنے آقا و مولا کی توہین و تضحیک برداشت نہ کی۔

سنن ابوداؤد میں ہے کہ ایک نابینا صحابی نے اپنی بیوی کو اس لئے قتل کردیا کہ وہ سرکار دو عالم کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرتی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس عورت کا خون رائیگاں ہے، اسی طرح عبداللہ بن خطل حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہتا تھا، فرتنا و قریبہ اس کی دو باندیاں تھیں جو اس کے اشعار گایا کرتی تھیں۔ فتح مکہ کے دن اس نے مسجد حرام میں پناہ لی اور کعبہ کے پردوں سے لٹک گیا، لیکن اسے مسجد حرام ہی میں قتل کردیا گیا اور اس کی ایک باندی قریبہ کو بھی اس جرم کی سزا میں لقمۂ اجل بننا پڑا کہ وہ اہانت رسول کا ارتکاب کرتی تھی۔

شفا شریف میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ”ایک شخص نے کہا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی خراب ہے۔“ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا کہ اسے تیس دُرّے مارے جائیں اور قید کیا جائے اور فرمایا کہ ایسا شخص تو اس لائق ہے کہ اس کی گردن ماری جائے، وہ زمین جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمارہے ہیں، اس کی نسبت وہ گمان کرتا ہے کہ وہ خراب ہے۔“

اسی طرح امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک شخص نے کدو کے بارے میں کہا: ”انا ما احبہ“ (میں اس کو پسند نہیں کرتا) یہ سن کر امام موصوف نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا: ”تجدید ایمان کرو ورنہ میں تمہیں ضرور قتل کردوں گا۔“

اللہ تعالیٰ جل مجدہ اپنے محبوب بندوں سے عداوت رکھنے والوں کے لئے اعلان جنگ فرماتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ تو رب ذوالجلال کو سب سے زیادہ محبوب ہیں، ان سے عداوت رکھنے والے، ان کی اہانت و تضحیک کرنے والے سے جنگ کرنا سنت اللہ ہے جس پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ☆☆☆

ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ میں

علمائے امت کے خطابات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۴؍اپریل بروز اتوار بعد نماز مغرب واپڈا گراؤنڈ سیالکوٹ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مرکزی رہنما مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کا آغاز قاری محمد عارف کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعت شریف حافظ محمد کاشف متعلم جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ، حافظ محمد نعیم قاسمی، احمد اسامہ نے پیش کیں۔ ترانہ ختم نبوت ننھے منے مجاہد "محمد" نے پیش کیا۔ سائیں محمد حیات پسروریؒ کے فرزند حفیظ عامر نے اپنے والد ماجد کی لکھی ہوئی پنجابی نظم پیش کی۔ رفاقت علی نے "پرچم ختم نبوت گھر گھر لہرا کر دم لیں گے" اور محمد قاسم محمد حماد نے مکالمہ پیش کیا جس میں قادیانیت کے عقائد وعزائم کو سوال وجواب کی صورت میں پیش کیا گیا۔

کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر پیر شبیر احمد گیلانی کرتے رہے۔ سیکورٹی کے فرائض ختم نبوت یوتھ فورس سیالکوٹ کے سینکڑوں نوجوانوں نے سرانجام دیئے۔ امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے فرزند ارجمند مولانا عبدالحق خان بشیر گجرات نے خوب سماں باندھا۔ جب کہ حضرت کے نواسے اور جامعہ حنفیہ جہلم کے مہتمم مولانا محمد ابوبکر نے اپنے والد اور دادا کی یاد تازہ کردی۔ مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ حضورؐ کی ختم المرسلینی پر پوری امت کا اجماع رہا ہے اور اب بھی ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ چودہ سو سال پرانا ہے۔ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ مسیلمہ کی طرف سے کمپرومائز کی دعوت دی گئی۔ حضرت خالد ابن ولیدؓ نے اس کمپرومائز کو مسترد کردیا۔ جنگ یمامہ میں سینکڑوں صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ قرآن پاک کی ہر سورۃ میں آپ کو ختم نبوت کا مسئلہ نظر آئے گا۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اپنا فرض ادا کیا۔ اگر آج پارلیمنٹ نے اپنے فرض سے کوتاہی کی یا قادیانیوں سے متعلقہ قوانین کو ختم کرنے کی کوشش کی اور پس پردہ لابیوں نے کوشش کی بھی ہے۔ لیکن کسی رکن نے ہمت نہ کی کہ وہ قوانین کے متعلق لب کشائی کر سکے۔ اس لئے وہ ناکام ہوئے۔ ہم سب کو چوکس ہونا پڑے گا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس میں تبدیلی نہ ہوسکے۔ عوام کو بیدار کرتے رہیں۔

ختم نبوت کے مسئلہ پر مسلکی تعصب بڑی بدنصیبی ہے۔ تمام مسلمان اس مبارک کوشش میں مجلس کے دست وبازو بنیں اور جو ہاتھ اس کے خلاف اٹھیں، انہیں کاٹ دیں۔ انہوں نے مجلس کی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کیا۔

بریلوی مکتبہ فکر کے رہنما مولانا غلام حیدر خادمی نے کہا: ختم نبوت کے حوالہ سے اس خوبصورت کاوش کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کا انکار کرنے والا امت مسلمہ کا ایک بھی فرد نہیں۔ جو مخالف ہے وہ امت مسلمہ کا فرد نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے قرآن پاک کی آیات اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے شاندار بیان کیا۔

حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی نے اپنے خطاب میں کہا: سیالکوٹ کے سپوت علامہ اقبال نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ مرزا قادیانی جیسا دجال وکذاب دھرتی پر آج تک نہیں پیدا ہوا اور انہوں نے قادیانیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا قادیانی کے چیلو! ختم نبوت کے مجاہدین کو شہید کر کے تم ختم نبوت کا کام ختم کردو گے؟ یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ پیپلز پارٹی کے وزیرو، قادیانیوں سے سازباز مت کرو۔ گیلانی سید کی موجودگی میں ہمیں احتجاج کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر حضور ﷺ کے ناموس پر حملہ کیا گیا تو قبائل کے نمائندہ کی حیثیت سے اعلان کرتا ہوں۔ ہم ان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ شیطان کے بعد کائنات میں سب سے زیادہ لعنتیں مرزا قادیانی پر پڑتی ہیں۔ ملک اس وقت مصیبت میں ہے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کو اوڑھنا بچھونا بنالو تو دنیا تمہارے قدم چومے گی۔

مولانا فضل الرحیم نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول

کے خلاف بنائے گئے قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مولانا محمد یوسف خان جامعہ اشرفیہ نے کہا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تفصیلی تذکرہ پچھلی آسمانی کتابوں میں موجود تھا۔ ان میں آپ کی ختم نبوت کا بھی تفصیلی ذکر موجود تھا۔ رضوان احمد قاضی منہاج القرآن نے کہا کہ ایک سو آیات، ۲۱۰ احادیث عقیدہ ختم نبوت کو بیان کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہے نہ کسی رسول کی ضرورت ہے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلق شیخ بنوریؒ سے بخاری کے سبق میں سنا کہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے چھ ماہ بڑے اضطراب اور قلق سے گزارے۔ غمگین ہونے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس فتنہ کے تعاقب کے لئے ایک عمدہ جماعت قائم ہو جائے جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ لاہور میں خدام الدین کے اجتماع میں ۵۰۰ جید علماء کرام کی موجودگی میں علامہ کشمیریؒ نے شاہ جیؒ کو امیر شریعت قرار دے کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ شیخ بنوریؒ نے فرمایا کہ اس اجتماع کا اسٹیج اور علامہ انور شاہ اور علماء کے چہرے میرے سامنے ہیں۔ میں نے بھی شاہ جیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مجلس نے حضرت شاہ صاحب کے حکم پر قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا ہوا ہے۔ آج تحریک کے قائد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم ہیں۔ شیخ بنوریؒ سے درخواست کی گئی کہ آپ مجلس کی امارت قبول فرمائیں۔ تو فرمایا کہ ایک شرط پر کہ مولانا خان محمد نائب امارت قبول فرمائیں۔

یہ اسٹیج ۱۹۳۴ء کے اسٹیج کا عکس ہے۔ جو میدان اور نہج شاہ جیؒ نے تجویز کیا۔ مجلس کے کارکنوں نے وہی انداز اختیار کیا ہوا ہے۔ جب تک فتنہ ہے مجلس اس کا تعاقب جاری رکھے گی۔

قادیانیت کے مقابلہ میں اجتماعی قوت کا مظاہرہ ۱۹۵۳ء میں کرنے والے سب سے زیادہ مجاہد انہیں علاقوں میں سے تھے۔

گوجرانوالہ، ڈسکہ، سیالکوٹ، سمبڑیال کے دس پندرہ افراد حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رو کر کہا کہ دس ہزار شہید ہوئے اور چار لاکھ گرفتار ہوئے۔ فرمایا کہ تمام شرکاء تحریک ۱۹۵۳ء جنتی ہیں۔

قاری جمیل الرحمن اختر لاہور نے کہا قائدین قادیانیت کے تعاقب کے لئے ہمارے ذمہ جو کام لگائیں گے۔ اس پر عمل درآمد کریں گے۔ ہم قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مجلس کو ملک کے مختلف حصوں میں کامیاب کانفرنسیں کرنے اور بالخصوص آج کی اس کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ قادیانی قوانین کے حوالہ سے مسلسل دباؤ میں ہیں۔ ملک کا نام، قرارداد مقاصد، وفاقی شرعی عدالت زد میں تھے۔ اللہ پاک نے لاج رکھی۔ آئینی تجاویز کی صورت میں ہم سرخرو ہوئے۔ کمیٹی نے مخالف تجاویز مسترد کر دیں۔ پارلیمنٹ میں دینی نمائندگی پر مولانا فضل الرحمن، پروفیسر ساجد میر، پروفیسر خورشید احمد کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ بلکہ تمام ارکان کو خواہ کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں میں تمام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بیداری کا دباؤ قائم رکھا ہے اور جماعتوں نے بھی کام کئے۔ جس دینی جماعت نے ختم نبوت کے حوالہ سے کام کیا میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ پارلیمنٹ میں دینی حلقوں کی نمائندگی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صاحبزادہ حامد سعید سے متعلق جس چیز نے پریشان کیا کہ قادیانی انہیں کیوں ملے؟ انہیں حق حاصل ہے۔ ملک کا ہر شہری مل سکتا ہے۔ یہ ملاقات قابل اعتراض نہیں تھی۔ مخفی رکھنا قابل اعتراض ہے۔ انہیں اس مسئلہ پر قوم کو اعتماد میں لینا چاہئے تھا۔ قادیانیوں نے جو باتیں کی ہیں۔ ان میں ایک مغالطہ یہ دیتے ہیں کہ دستوری ترمیم اور امتناع قادیانیت سے ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ آپ کے ساتھ تنازعہ اس بات پر ہے کہ آپ آئین کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے ہم آپ کی بات نہیں سنیں گے۔ آپ ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کر رہے۔ لندن میں بیٹھ کر ملک کے خلاف لابنگ کر رہے ہیں۔ آپ سے پارلیمنٹ، سپریم کورٹ، علماء، عالم اسلام کے فیصلہ نہ ماننے کی وجہ سے تنازعہ قانون پر عمل درآمد کا نہیں بغاوت کا ہے۔ آپ قوانین کو تسلیم کریں۔ اس کے بعد دوسرے مسائل پر غور وخوض کریں گے۔

جمعیت اہل حدیث کے راہنما رانا محمد شفیق خان پسروری نے کہا آج کا یہ عظیم اجتماع ختم نبوت کا اعجاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں قادیانیوں کا کسی وزیر کو ملنے کے حق میں نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ اکھنڈ بھارت کے داعی ہیں۔ انہیں پاکستانیوں والے حقوق نہیں ملنے چاہئیں۔ مرزائی ناموس رسالت کے دشمن اور مرتدین کی سزا موت ہے۔ دوسرے غیر مسلموں سے متعلق سوچا جا سکتا ہے۔ لیکن قادیانیوں کے متعلق کوئی نرم گوشہ نہیں رکھا جا سکتا۔ ہم غیر مشروط طور پر مجلس کی حمایت کرتے ہیں۔

مولانا عبدالخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور نے کہا دجال قادیان کی امت کا تعاقب کرنا ہر مسلمان عالم دین کا فرض ہے۔ ہم انشاء اللہ العزیز تادم زیست یہ فرض ادا کرتے رہیں گے۔ مولانا ریاض خان سواتی نے کہا حضرت نانوتویؒ، حضرت مدنیؒ کے خدام جب تک موجود ہیں قادیانیت کا تعاقب کریں گے۔ چاہے کتنی بڑی قربانی کیوں نہ

دینی پڑے۔

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مفتی کفایت اللہ ایم۔پی۔اے سرحد نے کہا کہ ختم نبوت کے معاملہ پر جہاں آپ کا پسینہ گرے گا جمعیت کے کارکنوں کا خون گرے گا۔ جب آئین پر نظر ثانی کا مرحلہ شروع ہوا تو ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم ختم نہ کر دی جائیں۔ مولانا فضل الرحمن نے چوکیداری کا فریضہ سرانجام دیا۔ کہا گیا کہ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان نہیں ہونا چاہئے۔ عوامی ہونا چاہئے۔ ہم نے پہرہ دیا۔ آج ملک میں مدرسہ، مسجد گرائے جا رہے ہیں۔ ہمیں تنہا کر دیا گیا کہ ہم پہلے بھی تنہا تھے آج بھی تنہا ہیں۔ ہم نے ہی قرارداد مقاصد کی بھی حفاظت کی ہے۔ آرٹیکل نمبر ۲۰ دینی مدارس کی بھی ہم چوکیداری کر رہے ہیں۔ ملک کا صدر مسلمان ہوگا۔ ہم نے اس کی بھی حفاظت کی ہے۔ اگر پاکستان کو بچانا ہے تو اسلام کو لانا ہوگا۔ ہم دوہری محنت کریں گے۔ ایمان کی حفاظت بھی کریں گے اور پاکستان کی حفاظت بھی کریں گے۔

ہم نے وفاقی شرعی عدالت کا تحفظ بھی کیا ہے۔ اسلام کی حاکمیت اعلیٰ کی حفاظت بھی کر کے آیا ہوں۔ قادیانیت انگریز کے سہارے پر آئی۔ آج بھی اسی کا سہارا ہے۔ یہ ہر سامراج کا سہارا لیتی ہے۔ کل انگریز کا دم چھلا تھی۔ آج امریکہ کا دم چھلا ہے۔ ہمیں قادیانیت کے ساتھ ساتھ ان کے آقاؤں کا بھی تعاقب کرنا ہے۔ قادیانیت میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ براہ راست حملہ آور ہوسکیں۔

تجمل ساغر بٹ یوتھ فورس سیالکوٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں شکر گذار اپنے بزرگوں کا کہ انہوں نے سیالکوٹ کی سرزمین پر اکٹھے بیٹھ کر اتحاد بین المسلمین کا مظاہرہ کیا ہے۔ یوتھ فورس ایک مضبوط اور تناور درخت بن چکا ہے۔ ہم نے D.P.O سے مطالبہ کیا کہ فلاں فلاں جگہوں پر قادیانیوں کی سرگرمیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ ہم اپنا حق زور بازو سے لے سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے ہمیشہ قانونی اور جمہوری راستہ اختیار کیا ہے۔

مولانا عبدالحمید وٹو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح باپ ایک ہوتا ہے ایسے ہی رب بھی ایک ہی ہے اور ایسے نبی بھی ایک ہوتا ہے جس کے ایک سے زائد خدا وہ مشرک، جس کا ایک سے زائد باپ وہ حرامی۔ ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کسی مدعی نبوت کو نبی مانے وہ بھی مشرک اور حرامی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا عبدالنعیم رحمانی لاہور، مولانا محمد عرفان لدھیانوی، قاضی احسان احمد کراچی، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محبوب الحسن خطیب عائشہ مسجد لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عزیز الرحمن ثانی نے خطاب کیا۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا: مخدوم ومحترم مولانا اللہ وسایا، حضرت خواجہ خواجگان کے صاحبزادے مولانا عزیز احمد، مولانا محمد عالم طارق، محمد اسماعیل شجاع آبادی، ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانو اور علماء کرام و مشائخ عظام، سیالکوٹ تاریخی شہر ہے جہاں مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا آغاز کیا۔ آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سیالکوٹ کی زمین پر اسے نشان عبرت بنانے کے لئے یہ میدان سجایا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت بنیادی عقیدہ ہے جس کا انکار کفر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوگا۔ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا۔ نبی براہ راست اللہ تعالیٰ کا شاگرد ہوتا ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی نے مختلف اساتذہ سے پڑھا جو اس کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نبی نہیں۔ تقسیم سے پہلے دونوں فتنوں کا مرکز قادیان، لکھنؤ تھا۔ تقسیم کے بعد دونوں فتنوں کا مرکز جھنگ بنا۔ علامہ اقبالؒ پر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا احسان ہے کہ انہوں نے اقبال کو قادیانیت سے بچایا۔ تقسیم کے بعد پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی بنا۔ تحریک ۱۹۵۳ء چلی۔ دس ہزار مسلمانوں نے جانیں نچھاور کر کے بتلا دیا کہ خون کے دریا بہائے جا سکتے ہیں۔ لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی نے ناموس رسالت کے قانون یا امتناع قادیانیت ایکٹ کو بدلنے کی کوشش کی تو ہم اس کا بھرپور تعاقب کریں گے۔ یہ جماعت بھی قربانیوں والی ہے اور ہماری جماعت بھی قربانیوں والی۔ تقسیم ملک کے وقت ہزاروں جانیں قربان کی جاچکی ہیں تو عظمت رسول و اصحاب رسول کے تحفظ کے لئے لاکھوں جانیں قربان کی جاسکتی ہیں۔ قادیانیت کے تعاقب کے لئے اگر حضرت خواجہ صاحب حکم فرمائیں تو ہم اس کے لئے جیل میں جانے کے لئے تیار ہیں۔

دونوں جماعتوں میں قدر مشترک قربانیوں کا تسلسل ہے۔ ایک ہی روز میں دونوں جماعتوں، مجلس اور سپاہ کے دو بزرگ شہید ہوگئے۔ اگر قوانین (امتناع قادیانیت اور گستاخ رسول ایکٹ) میں تبدیلی ہوئی تو ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ہوگی۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے اپنا وقت مولانا محمد عالم طارق کو دے دیا۔ مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ ہمارے بزرگ دین اسلام کے لئے عظیم الشان قربانیاں دے کر سرخرو ہو چکے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان قربانیوں کے ثمرات کی حفاظت کریں۔ باطل اور کفر کو للکار کر کہا کہ ختم نبوت کے اسٹیج پر ہم سب ایک ہیں۔ ہمارے آپس میں کوئی اختلاف نہیں۔

☆☆..........☆☆

قومی ایئرلائن اور حج پالیسی

ابو محمد عروہ غزالی

حج اور عمرہ ایسا فریضہ ہے جس کی خواہش اور تمنا ہر مسلمان کے دل میں ہوتی ہے اور وہ اپنی حیثیت کے مطابق رقم جمع کر کے دیارِ حرم جانے کی جستجو کرتا ہے۔ مگر ہماری حج منسٹری اور ہماری اپنی قومی ائرلائن اس کی کوششوں کو ناکام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں وہ کچھ اس طرح کہ ہر سال حج منسٹری حج کو مہنگے سے مہنگا کرتی جا رہی ہے اور قومی ائرلائن ہر سال حجاج اور عمرہ زائرین سے کرایہ زیادہ سے زیادہ وصول کرنے کی پالیسی اپناتی جا رہی ہے۔ جس وجہ سے اب حج اور عمرہ غریب کی پہنچ سے باہر ہو رہا ہے۔ اس سال کی حج پالیسی کا ابھی تک اعلان نہیں کیا گیا اور سننے میں آ رہا ہے کہ آئندہ ماہ حج پالیسی کا اعلان کیا جائے گا۔ جس میں حجاج سے کرائے کی مد میں پی آئی اے جدہ کراچی کا کرایہ کراچی سے مبلغ 74000 ہزار روپے اور بیرون کراچی مبلغ 88000 ہزار روپے کرایہ وصول کرے گی۔ گزشتہ سال پی آئی اے کا کراچی جدہ کا کرایہ 62000 ہزار روپے تھا اور بیرون کراچی 75000 ہزار روپے تھا اس سال فی حاجی 12000 ہزار روپے کا فرق کراچی والوں کیلئے اور بیرون کراچی 13000 ہزار روپے کا فرق ہوگا۔ اور اس سال حکومت نے ایک نجی ایئرلائن کو بھی حجاج لے جانے کی اجازت دی ہے اس ائرلائن نے کراچی جدہ کا کرایہ اس سال 55000 ہزار روپے اور بیرون کراچی سے کرایہ 65000 ہزار روپے رکھا ہے۔ جبکہ سعودی ائرلائن کی پالیسی یہ ہوتی ہے کہ وہ جو کرایہ پی آئی اے طے کرتی ہے وہ بھی اسی کرایے پر حجاج کو لے کر جاتی ہے جبکہ سعودی ایئرلائن کو کرایہ کم لینا چاہیے وہ اس وجہ سے کہ پی آئی اے تو کرایہ

> **قومی ایئرلائن عازمین حج و عمرہ سے کرایہ کی وصولی میں نرمی کا مظاہرہ کرے اور وزارتِ حج حاجیوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائے اور گزشتہ شکایات کا ازالہ کرے**

زیادہ ہونے کا ایک جواز یہ دیتی ہے کہ اس ایئرلائن کو یورپ کے سیکٹر میں نقصان ہوتا ہے تو وہ اپنا خسارہ حج اور عمرے کے سیکٹر سے پورا کرتی ہے اور دوسرا جواز یہ ہوتا ہے کہ فیول مہنگا ہونے کی وجہ سے کرایہ زیادہ ہو جاتا ہے۔

دیکھا جائے تو یہ سراسر زائرین کے اوپر ہماری قومی ایئرلائن کا ظلم و زیادتی ہے۔ سعودی ایئرلائن کے پاس یہ دونوں جواز نہیں ہیں اس کے باوجود وہ زائرین سے کرایہ زیادہ کیوں لے رہی ہے؟ ہماری حکومت کو چاہیے وہ اس معاملے کو چیک کرے اور یہ بھی دیکھے کہ ملک کی قومی ایئرلائن کا کرایہ نجی ایئرلائن سے زیادہ کیوں ہو رہا ہے؟

اس حکومت نے اب تک عوام کو ہر طرح اور ہر جگہ سے لوٹنے کی پالیسی بنائی ہوئی ہے۔ اب کوئی ان پالیسی سازوں سے پوچھے کہ آپ کم از کم دین کے بنیادی فرائض پر عوام کو سہولتیں فراہم نہیں کر سکتے تو اُس پر ظلم بھی نہ کریں۔ یہ تو ہوگئی حجاج کے ٹکٹ کے بارے میں قومی ایئرلائن کے بارے میں کچھ تجاویز، اب بات کرتے ہیں حج پالیسی پر۔

ہماری اربابِ اقتدار سے اپیل ہے کہ خدارا اس سال کی حج پالیسی میں ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ جو سعودی عرب میں تعینات پاکستانی سفیر عمر خان علی شیرزئی نے گزشتہ سال حج کے دوران بڑی بے

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

قاعدگیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے تجاویز دی ہیں۔ انہوں نے حاجیوں کو سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے ہر ڈپارٹمنٹ کی خامیوں کا ذکر کیا ہے۔ سفیر نے بہتری کے لئے تفصیلی تجاویز پیش کی ہیں تاکہ حج کے

ہر سال حج کے اخراجات میں اضافہ کی وجہ سے عام آدمی حج وعمرہ کی سعادت سے محروم ہوتا جارہا ہے حکومتی پالیسی سازوں کو اس طرف اپنی توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے

دوران ہونے والی بے قاعدگیوں کو دوبارہ ہونے سے روکا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ دیگر ممالک سمیت انڈونیشیا جہاں سے سالانہ لاکھ حاجی سعودی عرب آتے ہیں لیکن ان کے لئے بھی کوئی علیحدہ حج ڈائریکٹر جنرل اور حج ڈائریکٹوریٹ نہیں ہے کیونکہ حج آپریشن کا دورانیہ صرف 3 ماہ کا ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا حج ڈائریکٹوریٹ کی دیکھ بھال حکومت کے لئے ایک اضافی خرچہ اور مسائل وکرپشن کا سبب ہے۔ سفیر نے وزارت خارجہ امور اور وزارت برائے مذہبی امور کے ایک اجلاس کی تجویز دی ہے جس میں بلڈنگ کرائے پر لینے کے لئے طریقہ کار کی چھان بین کر کے نیا طریقہ کار وضع کیا جائے۔ انہوں نے تجویز دی ہے کہ مکہ میں حرم سے 1000 میٹرز سے زیادہ فاصلے پر کوئی عمارت کرائے پر نہیں لینی چاہیے۔ عمارتیں کرائے پر لینے کے حوالے سے ایک اہم انکشاف یہ بھی ہوا ہے حرم کے 2 کلومیٹر دور کرائے پر لی گئی عمارتوں کا کرایہ حرم کی قریبی عمارتوں سے زیادہ تھا اور 12 حاجیوں کے لئے صرف ایک باتھ روم مختص تھا۔ رپورٹ میں حج میڈیکل مشن کی کارکردگی کے حوالے سے مایوسی کا اظہار کیا گیا۔ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ کرائے پر لی گئی عمارتیں معیار کے مطابق نہیں تھیں جن میں پانی تک موجود نہیں تھا۔ خدام الحجاج حاجیوں کی خدمات کے لئے پاکستان سے گئے تھے وہ حجاج کی خدمات کی بجائے ارکان حج ادا کرنے میں مصروف رہے۔ رپورٹ میں وی آئی پی حج کلچر ختم کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ تجویز بھی دی گئی ہے کہ سعودی عرب میں موجود پاکستانی مشن حج آپریشن کے لئے دیگر ممالک کی طرح مناسب معاوضے کے عوض معتمر الاسلامی کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو بہت زیادہ ریونیو بچایا جائے گا۔ مجوزہ اقدامات پر اگر عمل درآمد کیا جاتا ہے تو حج آپریشن میں شفافیت اور معیار کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

ہمارے سفیر صاحب نے یہ تمام تجاویز فروری 2010ء میں متعلقہ وزارت کو پچھلے حج کی تفصیلی رپورٹ ارسال کی ہیں۔ اب ہماری حج منسٹری کو چاہیے کہ وہ ان تمام تجویز پر عمل کرے اور پاکستانی حجاج کو بہتر سے بہتر سہولتیں مہیا کرے۔ ☆☆

دعائے مغفرت

یہ دنیا فانی ہے، یہاں سے ہر کسی نے عالم آخرت سدھارنا ہے، محترم حاجی مہر عبدالرحمن سپرا، دریام جھنگ کے رہائشی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دینی ذہن رکھنے والے نیک سیرت، خدا ترس انسان تھے۔ عرصہ سے صاحب فراش تھے، گزشتہ دنوں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام قارئین ختم نبوت سے التماس ہے کہ جملہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرماتے رہا کریں۔ نیز حاجی صاحب کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، رب کریم شہدائے ختم نبوت، معاونین ختم نبوت، خدامِ ختم نبوت، محبین ختم نبوت جو اس دنیا سے رخصت ہوگئے، سب کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، کوئٹہ

۲۵/مئی ۲۰۱۰ء بروز منگل بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد، مسجد روڈ کوئٹہ۔

۲۶/مئی ۲۰۱۰ء بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد گول سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ

۲۷/مئی بروز جمعرات دن گیارہ بجے اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور انسٹیٹیوٹ کے پروفیسرز ولیکچرارز کی ورکشاپ۔

۲۸/مئی بروز جمعہ کو کوئٹہ کی مختلف مساجد میں علماء کرام کا جمعہ کے اجتماع سے خطاب۔

۲۹/مئی بروز ہفتہ جامع مسجد مرکزی لورالائی، بعد نماز عصر۔

۳۰/مئی بروز اتوار بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد ژوب۔

ان کانفرنسوں میں ملک کے جید علماء، مشائخ عظام، مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

نوٹ: ۲۵ تا ۲۷/مئی کو بعد نماز ظہر تین بجے منبری جامع مسجد کوئٹہ میں ردقادیانیت وعیسائیت کورس ہوگا

شعبہ نشر واشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ، کوئٹہ

فون: 081-2841995 سیل: 321-8158495, 0300-7518534

فنا فی الشیخ حضرت جلال پوریؒ

مفتی حبیب الرحمن لدھیانوی

حق تعالیٰ شانہ کے بعض تکوینی امور بڑے عجیب ہوتے ہیں کہ انسانی عقل ان کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتی، ان تکوینی امور کے پس پردہ بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ۱۹۸۸ء کی بات ہے کہ ایک دن میرے چچا جان (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ) اپنے آبائی گاؤں چک ۳۲۵ ڈبلیو۔ بی ضلع وہاڑی اپنے عزیزوں کو ملنے کے لئے تشریف لائے، ان کی معیت میں انہی کے قدوقامت، انہی جیسی ٹوپی اور ویسے ہی جوتے پہنے ہوئے ایک نوجوان مولانا صاحب بھی رفیق سفر تھے۔ دونوں حضرات کے چہروں سے نور جھلک رہا تھا، بندہ اس وقت اسکول کا ایک طالب علم تھا، دونوں شخصیات کے لباس و پوشاک میں مناسبت دیکھ کر محو حیرت ہوگیا، ان فرشتہ صفت شخصیات کی زیارت سے دل پر ایک کیفیت طاری ہوئی اور اللہ کے نیک بندوں سے محبت و عقیدت میں اضافہ ہوگیا۔ یہ نوجوان مولانا سعید احمد جلال پوریؒ تھے جن سے میری پہلی ملاقات تھی گو کہ میں ابھی تک مولانا کے اسم گرامی سے ناواقف تھا۔

دوپہر کا وقت تھا، حضرت اباجی (لدھیانوی شہیدؒ) چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے فارغ ہوکر آبائی گاؤں تشریف لائے تھے۔ حضرتؒ کے رفیق خاص اور جاں نثار خادم جناب رانا فضل محمد (فیصل آباد والے) نے فیصل آباد سے اپنی گاڑی اور ڈرائیور ان بزرگ حضرات کو پہنچانے کے لئے بھیجا تھا، چونکہ دوپہر کے کھانے کا وقت تھا، لہٰذا حضرت اباجیؒ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ: ”بیٹا! جلدی جاؤ اور کھانا تیار کرواکر لاؤ، ہمیں بھوک بھی لگی ہوئی ہے اور ان مولانا صاحب نے آگے جلال پور بھی جانا ہے“ حضرت شہیدؒ کے یہ الفاظ آج تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، چنانچہ میں گھر گیا اور والدہ محترمہ نے جلدی سے سالن تیار کرکے میرے ہاتھ کھانا بھجوادیا۔ اس طرح بندہ کو ان مقدس ہستیوں کی خدمت سعادت نصیب ہوئی۔ کھانا کھانے کے بعد حضرت شہیدؒ گاؤں میں ہی ٹھہر گئے اور مولانا سعید احمد جلال پور کے لئے رخصت ہوگئے۔

کئی سالوں کے بعد بندہ اپنے چچا جان (حضرت لدھیانوی شہیدؒ) کی زیارت اور قدم بوسی کی غرض سے کراچی حاضر ہوا، رمضان المبارک شروع ہوچکا تھا، رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں حضرت شہیدؒ کی زیر سرپرستی فلاح مسجد میں اعتکاف کا اہتمام ہوا کرتا تھا، بندہ بھی معتکف ہوگیا، اعتکاف کے دوران انہی مولانا صاحب کو کتابوں کے بنڈل اور کبھی نئی کتابوں کے مسودے ہاتھوں میں تھامے ہوئے حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی خدمت میں حاضری دیتے ہوئے دیکھا کرتا تھا، تب ان کے اسم گرامی سے واقف ہوا کہ یہ مولانا سعید احمد جلال پوری ہیں، جو حضرتؒ کے معاون خصوصی اور رفیق ہیں۔ ۲۷ویں شب کو حضرت شہیدؒ کا معمول تھا کہ بیان کے بعد بیعت اور اجازت کا اعلان کیا جاتا، اس سال بھی ۲۷ویں شب کے بیان کے بعد کچھ خوش قسمت حضرات کو اجازت کی سعادت سے سرفراز کیا گیا اور ان کی دستار بندی ہوئی، ان میں حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ بھی تھے جنہیں اس خلعت فاخرہ سے نوازا گیا۔

دفتر ختم نبوت میں میرے پھوپھی زاد بھائی مولانا عبدالشکور صاحبؒ، برادرم عبداللطیف طاہر صاحب، مولانا نعیم امجد سلیمی صاحبؒ سے بالخصوص تعارف ہوگیا تھا، اسی طرح دو اور شخصیات کا نام بھی کثرت سے سننے میں آتا، ایک حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ اور دوسرے حاجی عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب لیکن حضرت جلال پوری صاحب سے ابھی تک مکمل تعارف نہیں تھا۔

حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی شہادت کا المناک واقعہ پیش آنے کے بعد ان کے روزمرہ کے معمولات مشاورت کے بعد مختلف شخصیات کے سپرد کردیئے گئے، روزنامہ جنگ کراچی کا کالم ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ اور جامع مسجد فلاح میں ہفتہ وار درس حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کو سونپا گیا، اسی طرح فلاح مسجد میں جمعہ پڑھانے کی ذمہ داری مفتی محمد جمیل خان صاحب کے حصہ میں آئی۔ مگر یہ حضرات اپنی شدید مصروفیات کے سبب ان ذمہ داریوں کو نبھا نہ سکے تو کچھ عرصہ بعد یہ فریضہ حضرت مولانا جلال پوریؒ کو سونپ دیا گیا۔ اسی طرح فلاح مسجد میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف بھی حضرت جلال پوریؒ کی سعادت مندی کا سہرا بنا۔

حضرت شہیدؒ کے رفقاء اسلام دشمن درندہ صفت اور یہودیوں کے ایجنٹوں کی نظروں میں تھے۔ چنانچہ

کچھ ہی عرصہ بعد حضرت مفتی نظام الدین شامزی کو بھی شہید کر دیا گیا۔ان کی شہادت کے بعد روزنامہ جنگ کا اسلامی کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' بھی حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کے حکم سے حضرت جلال پوری کے ذمہ لگا دیا گیا۔

حضرت شامزیؒ کی شہادت کے بعد دفتر ختم نبوت کے تمام معاملات اور حضرت لدھیانوی شہید کے تمام امور کلی طور پر مفتی محمد جمیل خان صاحب اور حضرت جلال پوری صاحب کے سپرد ہو گئے تھے۔ان دو حضرات نے نیابت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے شیخ حضرت لدھیانویؒ کی مسند کو آباد رکھنے کی جدوجہد جاری رکھی اور بہت حد تک کامیاب رہے۔حضرت مفتی محمد جمیل خان صاحب سمجھتے تھے کہ حضرت لدھیانویؒ کی شہادت کے بعد ہر عام و خاص دل شکستہ اور غم سے دل گرفتہ ہے۔لہٰذا گاہے گاہے دفتر ختم نبوت میں ملک کی عظیم المرتبت بزرگ شخصیات حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ، حضرت نفیس شاہ الحسینیؒ جیسی ہستیوں کو بلا کر مداوا کرتے رہے۔جن کے قدم رنجا فرمانے سے بہار آ جاتی اور حضرت لدھیانویؒ کے تمام متعلقین و متوسلین اپنی تشنگی کو دور کرتے رہے۔

مشیت خداوندی کے انداز نرالے ہیں۔حضرت مفتی نظام الدین شامزی صاحبؒ کی شہادت کے تقریباً چار ماہ بعد مفتی محمد جمیل خان صاحبؒ کو ان کے رفیق خاص مولانا نذیر احمد تونسویؒ کے ہمراہ شہید کر دیا گیا۔یہ سانحہ بہت المناک تھا کہ جس کا خلا آج تک پورا نہ ہو سکا۔

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ ان حالات میں اکیلے رہ گئے،لیکن اپنے شیخ اور مربی کی کرامت کی برکت سے یہ تنہا ہی باطل قوتوں سے برسرِپیکار رہے۔اس وقت حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی نیابت کا حقیقی سہرا ان کے سر تھا۔شہدائے ختم نبوت کا کارواں جو قدم قدم پر لٹ چکا تھا، جلال پوری اس کارواں کا اکیلا حدی خواں تھا۔حضرت لدھیانوی صاحبؒ کی قیادت میں جو قافلہ حق تشکیل دیا گیا تھا، اس قافلے کا ہر مسافر ایک ایک کر کے داغ مفارقت دیتا گیا اور شہادت کے عظیم منصب پر فائز ہو کر اپنے قائد و مرشد کے نشانِ قدم پر قدم رکھتا گیا۔مفتی محمد جمیل خانؒ کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے حضرت سعید احمد جلال پوریؒ کی سعادت کا ستارہ اپنی کرنیں ہر سمت بکھیرنے لگا، یہ شجر سعادت جس کی آبیاری براہ راست حضرت لدھیانویؒ نے اپنے پہلو میں بٹھا کر کی تھی، بڑی آب و تاب کے ساتھ تناور ہونے لگا۔دفتر ختم نبوت سے لے کر بنوری ٹاؤن تک، بنوری ٹاؤن سے لے کر مسجد فلاح، مسجد خاتم النبیین سے لے کر برمنگھم ختم نبوت کانفرنس تک، ختم نبوت یوتھ گروپ سے لے کر اقرأ روضۃ الاطفال کے لئے گلگت کی بلند و بالا وادیوں تک دن رات سفر کرتا رہا۔دین محمدی کی خدمت کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا رکھا تھا اور اسی کو اپنے لئے سعادت گردانا:

در دل مسلم مقام مصطفی است
آبروئے ما ز نام مصطفی است

دین اسلام اور اہل اسلام کی خدمت، عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت پر مرمٹنا حضرت جلال پوریؒ کو اپنے شیخ سے وراثت میں ملا تھا۔

حضرت جلال پوریؒ کو حق تعالیٰ شانہ نے اپنے شیخ کی نسبت تامہ عطا فرمائی تھی، حضرت لدھیانوی کی ایک ایک ادا اور ایک ایک نسبت کے امین تھے، کسی نے سچ کہا تھا کہ:''حضرت جلال پوری فنافی الشیخ تھے۔'' شیخ کے مشن پر مضبوطی سے کاربند رہے، جس مشن اور مقصد پر شیخ گھر سے نکلا اور جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔اسی مشن پر حضرت جلال پوریؒ کو عظیم سعادت کا مرتبہ نصیب ہوا، دنیا گواہ ہے کہ ظاہر اور باطن سے شیخ کی جھلک ٹپکنے لگی، شیخ مسجد سے نکلے چند قدم پر اپنے ساتھی سمیت شہید ہو گئے۔جلال پوری بھی اپنے شیخ کی خدمت عالیہ میں حاضری دے کر مسجد سے نکلے اور اپنے رفقاء سمیت شہید کر دیئے گئے اور واپس آ کر شیخ کے پہلو میں شہادت کا حلہ پہن کر سو گئے۔

حضرت جلال پوریؒ کے ساتھ بندہ کو تین سال گزارنے کا شرف حاصل ہوا، بہت سی چیزوں میں اپنے اسلاف کے نمونہ کی جھلک دیکھنے میں آئی، جو موجودہ دور میں خال خال ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ قرآن و حدیث کا بے لوث خادم، عقیدۂ ختم نبوت کا داعی، حاملین علوم نبوت کی زندہ تصویر، چہرہ پر رونق، پیشانی کشادہ مطلع انوار، آنکھیں روشن زندہ و بیدار، لباس میں سادگی، طبیعت میں عاجزی مگر خودداری میں یکتا، ذہانت و حاضر جوابی میں لاجواب، طالبین کے لئے سرمایۂ افتخار، سالکین کے لئے وجۂ قرار، روایات سلف کا آئینہ دار، ہر فتنہ کے لئے ننگی تلوار، سب سے بڑھ کر اپنے شیخ کا سچا پیروکار اور باطل کے لئے پیکر یلغار۔

حضرت جلال پوریؒ کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت عطا فرمائی تھی ہر مجلس کی رونق بن جاتے تھے، جس محفل میں جاتے تھے اپنے شیخ کی طرح نمایاں ہی نظر آتے تھے۔ بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ حضرت جلال پوریؒ جب شہر سے باہر جاتے تو ان کی عدم موجودگی میں دفتر، مسجد اور مجالس بے رونق ہو جاتی تھیں۔بارہا مشاہدہ کیا کہ حضرتؒ حج وعمرہ یا کسی بھی سفر پر جاتے تو مسائل پوچھنے والوں کے ٹیلی فون آنے بند ہو جاتے اور ملاقاتی بھی دفتر آنے کی زحمت نہ کرتے تھے، لیکن جس دن حضرت تشریف لے آتے اسی دن سے لوگوں اور ٹیلی فون کا تانتا بندھ جاتا۔خدا جانے اب یہ رونقیں کیسے بحال ہوں گی؟ اللہ تعالیٰ حضرت جلال پوریؒ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کو قبول فرمائے اور تمام متعلقین خصوصاً ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرما کر دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔آمین۔☆☆☆

وہ پہنچے بارگاہِ حق میں کتنے سرخرو ہو کر!

محمد قاسم احمد

شاعر کہتا ہے:

مضی من فقدنا صبرنا عند فقده
وقد کان یعطی الصبر والصبر عازب

وہ شخص چلا گیا جس کے جانے سے ہمارا صبر بھی جاتا رہا
جب ہمیں صبر نہ آتا تھا تو وہ ہمیں صبر دلایا کرتا تھا

اپنے شیخ و مرشد اور مربی و محسن حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی شہادت کے تین ہفتے بعد جمعہ کے دن مسجد باب رحمت (شادمان ٹاؤن) میں حاضری ہوئی۔ یوں محسوس ہوا گویا مسجد کے در و دیوار تک نوحہ کناں ہیں... جمعہ کا بیان شروع ہونے میں کچھ دیر تھی... بندہ منبر کے بالکل سامنے سے بائیں طرف اس ستون سے لگ کر بیٹھ گیا جہاں سے کبھی اپنے مرشد کے مواعظ و بیانات سننے کا معمول رہا تھا... غموں کی یہ تصویر صرف مسجد باب رحمت ہی نہیں نظر نہیں آ رہی تھی بلکہ کراچی کی ہر وہ مسجد جس کے ساتھ حضرت شہیدؒ کا تعلق رہا ہے رنج و الم کے گہرے سمندر میں غرق ہے... جامع مسجد فلاح نصیر آباد کو دیکھئے... جس نے یتیمی کی ایک اور چادر اوڑھی ہے... اس کے منبر و محراب اس لمس کی حدت کو محسوس کر کے اشک بہا رہے ہیں جو حضرت شہیدؒ سے عطا کیا کرتے تھے... مسجد خاتم النبیین بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں... اس کا منبر حضرت شہیدؒ کی جدائی کے غم سے نڈھال ہے... مسجد کا وہ ہال جہاں حضرت شہید ''اللہ، اللہ'' کی ضربیں لگوایا کرتے تھے، اس المناک سانحے پر سسکیوں سے بھری آواز میں ''آہ، آہ'' کی صدائیں لگا رہا ہے... مسجد باب الرحمت (پرانی نمائش) کی حالت کا تو نہ ہی پوچھئے... دن رات، شب و روز اور ہر گھڑی حضرت شہیدؒ کی صاحبت کا شرف حاصل کرنے کے بعد فراق کے صدمے سے بے حال ہے... اور جامع مسجد نیو ٹاؤن کے سرخ میناروں پر ایک نگاہ ڈالیں جس کے سرخ رنگ میں کئی شہداء کے مقدس خون کی لالی شامل ہو کر ''داستانِ شہیداں'' رقم کر رہی ہے۔

سمجھ نہیں آتا کہ حضرت شہیدؒ کی شخصیت پر کیا لکھوں... کس کس خوبی کو قید قرطاس میں لاؤں... لکھنا چاہتا ہوں تو دماغ ساتھ دینے سے انکار کر دیتا ہے... بس... یہی کہہ سکتا ہوں... مسند لدھیانویؒ کا جانشین... مجالس و محافل کا ماہ جبین... تعلیمات اکابر دیوبند کا خوشہ چیں اور دفتر ختم نبوت کراچی کا شاہ نشین خون میں رنگین خلعت سے سج کر اب راہیٔ خلدِ بریں و مکانِ جنت کا مکین بن گیا... ساری زندگی حیات مرشد کا پیروکار رہا... قادیانیت سے برسرپیکار رہا... افکار باطلہ کی آنکھوں کا خار رہا... دنیاوی چکا چوند سے بیزار اور ضوءِ شہادت کا طلب گار رہا... آخر میں فتنۂ زید حامد کو لگام دی اور موت کے گھوڑے کا شہسوار بن کر حیات ابدی کا سزاوار ٹھہرا، زمین و آسماں کا بھی ایسے ہی جانبازوں پہ اشک بہانے کو دل کرتا ہے اور ان شہیدوں کا لہو سحاب غم کی صورت میں ارضِ شہداء کو سیراب کرتا ہے۔

قبائے نور سے سج کر لہو سے باوضو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہِ حق میں کتنے سرخرو ہو کر
فرشتے آسماں سے ان کے استقبال کو اترے
چلے ان کے جلو میں باادب باآبرو ہو کر

پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب کو صدمہ

کراچی.... خطیب جامع مسجد مریم و رئیس جامعہ مصباح العلوم محمودیہ منظور کالونی، پیر طریقت حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب کے والد محترم ۱۴/ اپریل ۲۰۱۰ء بروز بدھ قضائے الٰہی سے وفات پائے عالم آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر ادا کی گئی، جس میں شہر بھر کے دینی مدارس کے جید علمائے کرام، مشائخ عظام، طلباء، وکلاء، تاجر حضرات اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد علی صدیقی نے ٹیلی فون پر اظہار تعزیت کیا، جبکہ کراچی مجلس کے مولانا محمد اعجاز، مولانا قاضی احسان احمد، عبداللطیف طاہر اور محمد انور رانا نمائندگی کرتے ہوئے نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور حافظ صاحب مدظلہ سے اظہار تعزیت کیا۔ اللہ جل شانہ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور ان کے ساتھ اپنی رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

سرزمین تونسہ شریف کا دوسرا سپوت شہدائے ختم نبوت میں شامل، مفتی فخر الزمانؒ وہوا کا رہائشی تھا

ریتڑہ (نمائندہ خصوصی) ۹/ اکتوبر ۲۰۰۴ء کو کراچی میں دہشت گردوں نے مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسویؒ کو شہید کردیا تھا۔ جبکہ ۱۱/ مارچ ۲۰۱۰ء کو مفتی سعید احمد جلال پوریؒ کے ساتھ وہوا کی آرائیں برادری کے ملک امان اللہ آرائیں کے فرزند مفتی فخر الزماں بھی شہیدؒ کردیے گئے۔ اس طرح سرزمین تونسہ شریف کا دوسرا سپوت شہدائے ختم نبوت میں شامل ہوگیا۔ مولانا عبدالعزیز لاشاری نے تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مفتی فخر الزماں ۱۵ سال سے مفتی سعید احمد جلال پوریؒ کے ساتھ معاون کی حیثیت سے تعینات تھے، دو سال قبل وہوا میں ان کی شادی ہوئی مگر ابھی تک صاحب اولاد بھی نہیں ہوئے تھے۔ ان کی عمر ۲۸ سال تھی، دو مرتبہ حج کی سعادت حاصل کرچکے تھے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالرحمن غفاری، مولانا غلام اکبر شاہ، ریتڑہ کے مولانا محمد رمضان، قاری محمد اسلم، تمی قیصرانی کے ممتاز عالم دین مولانا غلام فرید، تونسہ شریف کے جمعیت علماء اسلام کے حکیم عبدالرحمن اور مولوی عبدالغفور گرمانی، وہوا کی دینی سماجی قیادت سردار قدرت اللہ کھترانی، سردار شفقت اللہ کھترانی، دینی مدارس کے علماء کرام نے مفتی فخر الزمان کے والد ملک امان اللہ اور ماموں نصر اللہ خان، ریاض احمد خان ڈی آئی جی بلوچستان سے اظہار تعزیت کیا اور واقعہ کے خلاف اور حکومت کی بے بسی کی مذمت کرتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا۔

ضلع ڈیرہ غازی خان، راجن پور تحصیل تونسہ شریف، جام پور، فاضل پور، کی دینی قیادت نے یقین دلایا کہ جب بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی قیادت نے ہماری قربانی مانگی ہم اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ شہدا کراچی کے لئے اپنی اپنی مساجد میں قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

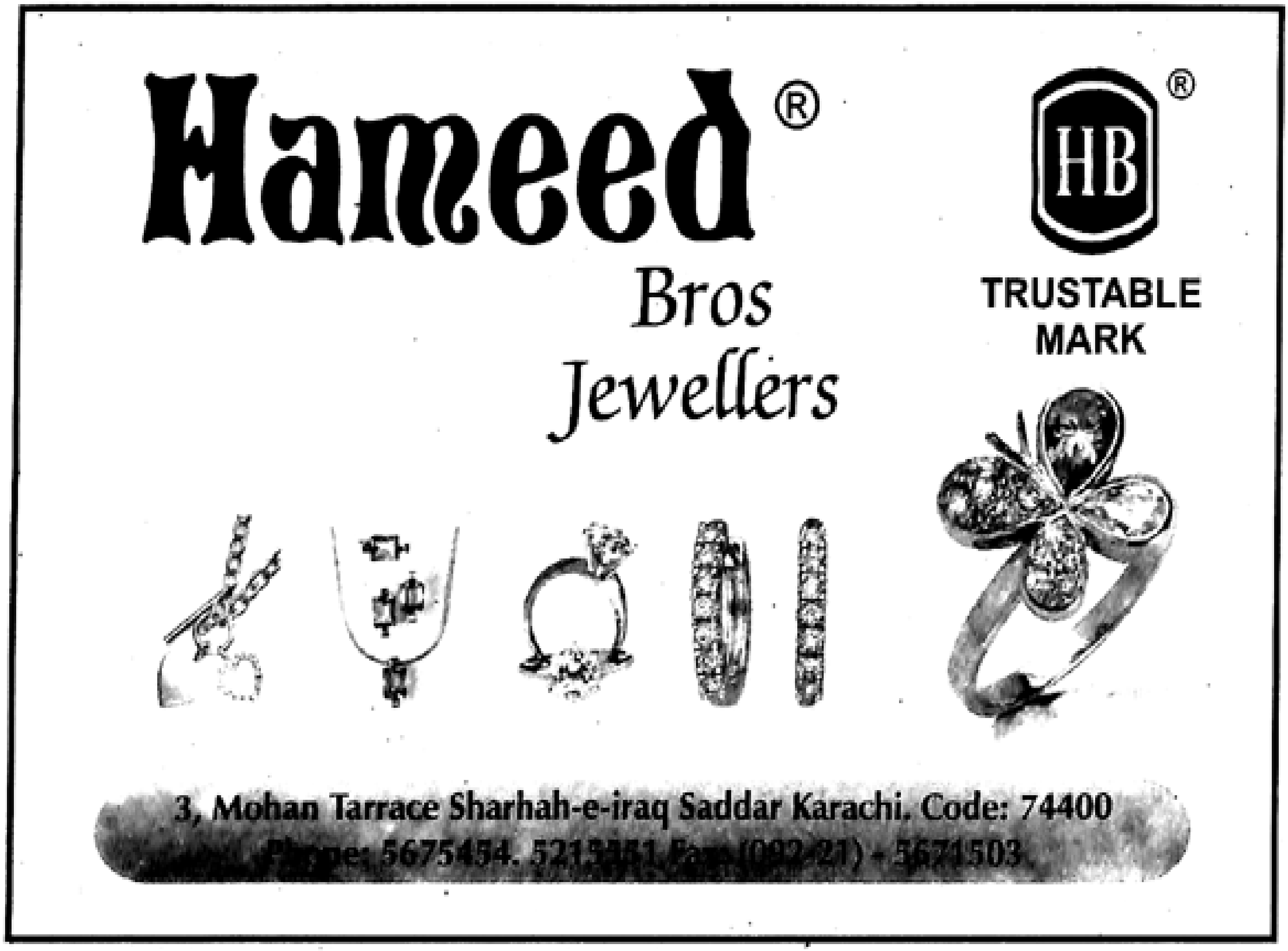

ایک ہندو تاجر کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز کہانی

محمد حسن

میں مدھیہ پردیش کے گوالیار ضلع کا رہنے والا ہوں۔ میری پیدائش ایک تاجر گھرانے میں ۱۹/ اپریل ۱۹۶۲ء کو ہوئی، میرے والد صاحب کھل چوکر کے تھوک بیوپاری تھے، ان کی زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ آئے، کئی بار ان کا کاروبار بالکل ختم سا ہوگیا، مگر وہ بڑے بہادر اور ہمت والے آدمی تھے، میرے دو چھوٹے بھائی اور ایک بہن ہے، انٹرمیڈیٹ سائنس کرنے کے بعد میں نے بی فارما کیا اور پھر میڈیکل اسٹور میرے والد نے مجھے کرادیا، جھانسی میں میری ایک پڑھے لکھے پریوار میں شادی ہوگئی، میری اہلیہ ایم ایس سی کرنے کے بعد بی ایڈ کرکے ایک کالج میں لیکچرر ہوگئی تھیں، شادی کے بعد ان کی ملازمت کی وجہ سے بہت مشکل رہی، اللہ نے مسئلہ حل کردیا اور ان کا گوالیار میں ٹرانسفر ہوگیا، الحمدللہ! ہمارے ہاں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

میرے پڑوس میں ایک دکان دار اسپیئر پارٹس کی دکان کرتے تھے، ان کا نام سعید احمد ہے، بڑے اچھے انسان اور مذہبی و دین دار ہیں، ہماری مارکیٹ میں بس وہ اکیلے مسلمان دکان دار ہیں، مگر مجھے ساری مارکیٹ میں ان سے زیادہ کسی سے مناسبت نہیں تھی، ان کا سسرال بھوپال میں ہے، ان کے سسرال کے لوگ گوالیار آتے تو وہ میرے لئے کچھ نہ کچھ لاتے، ان کے سسرال میں ایک شادی میں ان کی بیوی کے بھائی مجھے بہت زور دے کر دعوت دے گئے، بازار کی چھٹی بھی تھی، میں نے سعید احمد صاحب کے ساتھ پروگرام بنالیا، بھوپال میں مولوی کلیم صاحب کا پروگرام تھا، سعید صاحب مولوی صاحب سے واقف تھے، اتاری کے ایک حاجی صاحب جن کے ہاتھوں پر سینکڑوں لوگ اسلام کے سائے میں آئے ہیں، ان کے واسطے سے مولوی صاحب سے سعید صاحب واقف ہوئے اور ملنے کے لئے بے تاب تھے، مجھ سے ان کا ذکر کرتے تھے، بار بار پھلت چلنے کے لئے کہتے تھے، شادی چھوڑ کر سعید صاحب نے مولوی صاحب سے ملاقات کے لئے تلاش شروع کی، سچی طلب تھی، الحمدللہ! ایک انجینئر صاحب کے یہاں صبح کو ملاقات طے ہوگئی، وہاں مولوی صاحب کو ناشتے کے لئے بلایا گیا تھا، بہت سے مولوی لوگ بھی ساتھ تھے، سعید صاحب اور میں وہاں پہنچے، سعید صاحب نے بتایا کہ یہ رمیش سین صاحب میرے بہت اچھے پڑوسی ہیں بلکہ پڑوسی سے زیادہ بڑے بھائی ہیں، ہم لوگ آپ سے ملنے پھلت آنا چاہتے تھے، ہمارا مقدر کہ گوالیار سے آج ایک شادی میں بھوپال آنا ہوا، آپ کی خبر معلوم ہوئی تو شادی بھول گئے، کل صبح سے تلاش کرتے کرتے آج اللہ نے ہماری مراد پوری کی، آپ ان سے کچھ بات کرلیں، مولوی صاحب نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ پھلت تو آپ کو آنا ہی پڑے گا، یہ رمیش صاحب آپ کے تو ہیں ہی، ہمارے بھی بھائی ہیں اور خونی رشتے کے حقیقی بھائی، مجھ سے بولے: رمیش صاحب! ہم سب ایک ماتا پتا (ماں، باپ) کی اولاد ہیں نا؟ میں نے کہا: جی ہاں! اس میں کیا شک ہے، تو بولے کہ ایک ماں باپ کی اولاد کو تو خونی رشتے کا حقیقی بھائی کہا جاتا ہے، مولوی صاحب نے مالک مکان انجینئر صاحب سے کسی الگ کمرے میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی، سب لوگوں نے کہا: آپ اسی کمرے میں بات کرلیں، ہم لوگ باہر چلے جاتے ہیں، سب لوگ چلے گئے تو مولوی صاحب نے مجھ سے کہا: رمیش سین صاحب! آپ ہمارے خونی رشتے کے بھائی ہیں اور محبت میں مجھے ایک اچھا آدمی سمجھ کر ملنے کے لئے آئے ہیں، میری ذمہ داری ہے کہ آپ کے لئے جو سب سے ضروری اور بھلائی کی بات ہے اس سے خبردار کروں، دیکھئے جس دیش میں آدمی رہتا ہو، اس کے حاکم کو تسلیم نہ کرے اور نہ مانے اور وہاں کے قانون (سن ودھان اور کانسٹیٹیوشن) کو نہ مانے اور تسلیم نہ کرے، وہ باغی اور غدار ہے، اس لئے کسی دیش کے کسی اہم عہدے پر مقرر کرنے سے پہلے ہر شہری کو دیش کے منشور اور سن ودھان (دستور) کے پرتی (سلسلے میں) وچن بدھتا عہدوفاداری کی شپتھ یعنی حلف دلایا جاتا ہے، یہ پوری کائنات یعنی سرشٹی کا اکیلا مالک، بادشاہ وہ یکتا اللہ ہے اور اس کا فائنل اور آخری دستور اور منشور قرآن کریم ہے، جو اس نے اپنے آخری رسول (انتم سندیشٹا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا ہے، انسان کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ وہ ہوش سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے غداری سے بچ کر، اس اللہ کے اکیلا مالک ہونے اور قرآن کے آخری دستور ہونے کا

حلف لے، اس حلف کے بغیر آدمی باغی اور غدار ہے اور اس کو اللہ کی زمین پر چلنے، یہاں کی چیزوں سے فائدہ اٹھانے، یہاں تک کہ اس کی ہوا میں سانس لینے کا حق حاصل نہیں اور اللہ کے باغی کو جو یہ حلف نہ لے اور کلمہ پڑھ کر ایمان نہ لائے، غداری اور بغاوت کے جرم میں ہمیشہ ہمیشہ کی نرک (دوزخ) میں جلنا پڑے گا، رمیش بھائی اس حلف کو کلمہ شہادت کہتے ہیں، میں آپ کو پڑھواتا ہوں، آپ یہ سوچ کر کہ اپنے سچے مالک کو حاضر و ناظر جان کر بغاوت سے توبہ کرکے، اس کے اور اس کے قانون قرآن کا پالن کرنے کے لئے یہ حلف لے رہا ہوں، سچے دل سے دوہرائیں پڑھ لیجئے، یہ کہہ کر مجھے کلمہ شہادت پڑھوایا، میں نے پڑھا، کلمہ پڑھوا کر مولوی صاحب نے مجھ سے کہا: جو اس کلمے کو سچے دل سے پڑھ لے اس کو ہی مسلمان کہتے ہیں، اللہ کا شکر ہے آپ مسلمان ہوگئے، اب آپ کو پاک ہونے کے طریقے سیکھنے ہیں، نماز یاد کرنی ہے اور اسلام کو پڑھنا ہے، جب آپ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سعید صاحب نے آپ کے ساتھ کیسا بھائی ہونے کا حق ادا کیا اور اصل تو مرنے کے بعد اس نعمت کی قدر معلوم ہوگی۔

ناشتے کا وقت تھا، سب لوگوں کو بلوایا گیا، ناشتے کے دوران مولوی صاحب نے مجھے کچھ کتابوں کے نام لکھوائے اور اپنی کتاب ''آپ کی امانت، آپ کی سیوا میں'' انجینئر صاحب سے منگوا کردی، یا ہادی یا رحیم اور کچھ کلمات پڑھنے کے لئے لکھ کردیے، میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ جو دو لائنیں آپ نے مجھے پڑھائی ہیں، وہ بھی کہیں مل جائیں گی؟ پھر میں نے کہا: کلمۂ شہادت پڑھ کر مجھے بالکل ایسا لگا جیسے کہ میں پہلے ایک جال اور بندھن میں بندھا تھا، یہ کلمہ پڑھ کر ہزاروں من بوجھ کے تلے سے بڑے بندھن اور جال سے میں آزاد ہوگیا ہوں اور میں اپنے آپ کو بالکل ہلکا پھلکا محسوس کر رہا ہوں۔

مولوی صاحب نے میرے نام کو بدلنے کے لئے نہیں کہا، البتہ قانون کارروائی کا طریقہ بتایا، بہت دنوں کے بعد میں نے اپنی پسند سے ''محسن انسانیت'' کتاب پڑھ کر محمد محسن نام رکھنے کی خواہش ظاہر کی تو سعید صاحب نے میرا نام محمد محسن رکھا۔

ہم لوگ بھوپال سے گوالیار پہنچے، میرا خیال تھا کہ غداری اور بغاوت سے توبہ کرکے وفاداری کے لئے حلف لینا ہر انسان کی ضرورت ہے، یہ ایک بہت ضروری بلکہ انسان کے لئے سب سے ضروری اور اچھا کام ہے، میں نے جا کر اپنی بیوی کو بتایا اور ان کو بھی کلمہ پڑھنے کے لئے کہا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس بات سے اس قدر چڑ جائیں گی، انہوں نے پورے خاندان والوں کو اکٹھا کرلیا اور اس قدر سخت رویہ اختیار کیا، جس کا میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا، میں نے سارے پریوار کے سامنے معافی مانگی اور ان سے وعدہ کیا کہ میں اپنے ہندو دھرم ہی میں رہوں گا، مگر جب

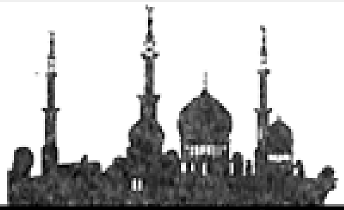

جبار کارپٹس

ڈیلر
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ
این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

میں اکیلا ہوتا تو میرا ضمیر مجھے کچھ کہ دیتا کہ ایک مالک کی کائنات میں باغی اور غدار تو کفر وشرک پر اتنے جری اور بہادر اور تو حق پر ہوتے ہوئے اتنا بزدل اور گیدڑ، اس سے تو موت اچھی ہے، اندر سے مجھ سے کوئی سوال کرتا: کیا اللہ اکیلا اس کائنات کا مالک نہیں؟ کیا قرآن اللہ کا سچا کلام نہیں؟ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی اور ایسا سچا دنیا میں ہوا ہے؟ کیا یہ سب مل کر بھی ہی بنا سکتے ہیں؟ کیا کفر وشرک پر مر کر ہمیشہ کی دوزخ نہیں ہے؟ یہ سوالات میرے اندر ایک آگ سی لگا دیتے اور بار بار میرا دل چاہتا تھا کہ سارے کفر وشرک کے پرستاروں سے ٹکرا جاؤں۔

میں روزانہ ایک کتاب اسلام جاننے کے لئے پڑھتا تھا اور میری پیاس بڑھتی جاتی تھی، اس مطالعہ کی روشنی میں میرے اندر یہ سوالات اٹھتے تھے، پھر وہی ہوا جو ہونا چاہئے تھا۔ میرے ایمان نے مجھے ابھارا اور سارے خداؤں اور خداؤں کے پرستاروں سے میں نے بغاوت کا اعلان کر دیا اور واحد صرف واحد اللہ تعالیٰ کی وفاداری میں آخری سانس تک لڑنے کا میں نے عزم کر لیا، میں نے اپنی بیوی اور اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوں، مسلمان رہوں گا اور انشاء اللہ مسلمان مروں گا، میں آپ لوگوں کے دباؤ اور رشتوں کی محبت میں اسلام کے کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دستبردار نہیں ہو سکتا۔

اس پر خاندان کے لوگ خوب برہم ہوئے، روز خاندان کے لوگ اکٹھے ہوتے، مجھے بلاتے، سمجھانے کی کوشش کرتے، برہم ہوتے، شروع شروع میں تو میں بلانے پر چلا جاتا تھا، بعد میں میں نے پنچائتوں میں جانا چھوڑ دیا، گھر والوں نے میرے خلاف اسکیمیں بنانا شروع کر دیں، میں نے عدالت میں اپنی حفاظت اور قبول اسلام کے سلسلے میں کارروائی کی درخواست کی۔ میرے خلاف بہت سے جھوٹے مقدمے لگائے گئے۔ چھ بار مجھے زہر دینے کی کوشش کی گئی، کئی لوگوں نے مجھے قتل کرانے کی کوشش کی، مگر میرے اللہ نے مجھے بچایا، فون پر مولوی صاحب سے مشورہ ہوا، مولوی صاحب نے کہا: اچھا ہے کہ اس طرح کے حالات میں آپ گوالیار چھوڑ دیں، دین کے لئے ہجرت کے بڑے فضائل ہیں، انشاء اللہ آپ کو اجر بھی ملے گا اور راحت بھی، کچھ روز کے لئے میں دہلی آ گیا، دہلی میں وقتی مخالفتوں سے تو راحت ملی، مگر بہت سی مشکلات بھی سامنے آئیں، جو رقم گوالیار سے لے کر آیا تھا ختم ہو گئی اور کوئی کاروبار الگ نہ کر سکا، ایک کمپنی میں ایم آر کی ملازمت مل گئی تو راحت ہوئی، مولوی صاحب کے ایک دوست مجھے راجستھان لے گئے، آج کل راجستھان میں رہ رہا ہوں، الحمد للہ راحت میں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ اس نے ان حالات میں مجھے سنبھالا، اصل میں گھر والوں اور غیر مسلموں کی طرف سے جو زیادتیاں ہوئیں، ان سے تو میرا حوصلہ بڑھا اور ہمت نہیں ٹوٹی، مگر زندگی میں چار پانچ بار مجھے پرانے خاندانی مسلمانوں سے ایسی تکلیفیں پہنچیں کہ شیطان نے مجھے بالکل ارتداد میں دھکیل دیا تھا، مگر اللہ کا شکر ہے مولوی صاحب جیسا مومن، اللہ کی رحمت کا فرشتہ بن کر ہمارے لئے کفر کی جاہی سے بچانے کا ذریعہ بن گیا، سچی بات یہ ہے کہ ہم ایمان اور اسلام کے اہل ہی نہ تھے، میرے اللہ کا کرم ہے کہ اللہ نے اپنے فضل سے سعید صاحب کو ہدایت کا فرشتہ بنا کر ہمارے پڑوس میں بھیج دیا اور جب اللہ نے اپنی مرضی سے ہدایت عطا فرمائی تو ایمان کی حفاظت اور اس کے لئے ہمت بھی اللہ نے ہی عطا فرمائی، مگر وقتی حالات اتنے سخت سامنے آئے کہ اگر اپنے بل بوتے پر ان سے نمٹنا چاہتا تو چند روز میں اسلام کو چھوڑ دیتا، مگر اللہ کی رحمت تھی کہ سالہا سال جمائے رکھا۔

ایمان جتنا قیمتی ہے، اللہ نے جس طرح اپنے فضل سے مجھے دیا ہے، اس کے مقابلے میں وہ مشکلات کچھ بھی نہیں، جب مولوی صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا تھا تو میں مسلمان ہونے یا دھرم چھوڑنے کی نیت سے تو کلمہ نہیں پڑھ رہا تھا، مگر کلمہ پڑھ کر میں نے اپنے آپ کو بندھنوں سے آزاد محسوس کیا، اس کے لئے اسلام کو میں نے سمجھا، اب اس راہ کی مشکل کو میں بیان کرتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں اپنے اللہ کی شکایت کر رہا ہوں، اس لئے مجھے ان واقعات کو بیان کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، کیونکہ ہر مشکل سے میرا ایمان اور بھی نکھرا ہے۔

وہ حالات بھی نعمت کے طور پر تھے مگر الحمد للہ!

خادم علماء حق: حاجی الیاس غنی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

یاد رکھئے اولڈ

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

ستارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2۔ سیل: 0321-2984249-0323-2371839

راحت اور عافیت کی نعمت میں اللہ نے مجھے رکھا ہے، میری بیوی عائشہ بن کر میرے ساتھ ہے، میرے دونوں بیٹے محمد حسن، محمد حسین اور میری بیٹی فاطمہ اللہ نے بس میرے لئے خاندان میں سب کو ہدایت دے دی ہے، کیا اس انعام کے بعد ایمان کی راہ میں ان آزمائشوں کا ذکر کرنا جو ایمان کے مزے کے لئے عطا کی گئی تھی کم ظرفی اور ناشکری نہ ہوگی؟

الحمدللہ! ہم دونوں اپنے بچوں کے ساتھ عمرہ کو گئے تھے، سچی بات تو یہ ہے کہ میرے گھر والوں کے لئے اسلام ان کی چاہت وہیں جاکر بنا، ورنہ یہاں تو بس حالات نے انہیں میرے ساتھ آنے پر مجبور کردیا تھا، عمرے کے بعد الحمدللہ سب کو دین کا شوق ہوگیا ہے۔ عمرے کے بعد خاندان والوں سے کچھ رابطہ شروع کیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ حرمین کی دعائیں قبول ہورہی ہیں۔ میرے چچازاد بھائی مجھ سے ملنے آنا چاہتے ہیں، میں نے ان کو بلایا ہے، وہ ایک بڑے سرکاری عہدے پر ہیں، اگر وہ اسلام میں آجاتے ہیں تو سب گھر والوں کو سوچنا پڑے گا، انہوں نے مولوی صاحب کی کتاب ”آپ کی امانت“ پڑھی ہے، ”اسلام ایک پریچے“ بھی میں نے ان کو بھیجی ہے۔

اسلام دین فطرت ہے، جس طرح پیاسے کو ٹھنڈے پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح اسلام کی انسان کو ضرورت ہے، کسی پیاسے کو جس کی زبان خشک ہورہی ہو، ہونٹوں پر پیاس کی شدت سے پڑیاں جم رہی ہوں، آپ ٹھنڈا پانی ہونٹوں تک لائیں تو وہ دھتکارنے کے بجائے جھپٹ کر لے لے گا، اسی طرح اسلام کو دل کے ہونٹوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے، ساری انسانیت کفر وشرک کے جال میں بندھی اور بوجھ کے تلے دبی ہے، اسلام ان کے لئے آزادی ہے، اس لئے اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کی پرواہ نہ کرکے انسانیت تک اسلام کو ہمیں پہنچانے کی کوشش کرنا چاہئے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ میں آج جس حال میں ہوں، مجھے نہیں لگتا کہ میں نے ان آزمائشوں سے گزر کر یہ راہ پائی ہے، اب اس کا ذکر مجھے ناشکری سا لگتا ہے، میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت اسلام کی قدر کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں استقامت بھی عطا فرمائے۔ آمین۔

جہاں تک دینی تعلیم کا تعلق ہے تو الحمدللہ! پہلے روز سے دین سیکھنا میری پہلی چاہت ہے، الحمدللہ! میں نے قرآن مجید پڑھ لیا ہے، اردو خوب پڑھ لیتا ہوں، کچھ لکھ بھی لیتا ہوں، میرے سب گھر والے بھی قرآن مجید پڑھ رہے ہیں، ہم لوگوں نے عزم کیا ہے کہ اول وہلہ میں اتنا قرآن آجائے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایک منزل روزانہ پڑھنے لگیں۔ میں نے جماعت میں جب سے یہ سنا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول سات روز میں قرآن مجید ختم کرنے کا تھا تو میں نے گھر والوں سے یہ عہد لیا کہ قرآن مجید سات یا پانچ روز میں ضرور ختم کیا کریں گے۔ میرے بچوں اور بیوی تینوں نے عزم کیا ہے، مجھے امید ہے کہ جلد ہم لوگ اس لائق ہوجائیں گے کہ ہر ایک، ایک منزل روزانہ تلاوت کریں۔ الحمدللہ اب بھی فجر کے بعد ہم پانچوں پابندی سے تلاوت کرتے ہیں، اس کے بعد کچھ ترجمہ بھی یاد کراتا ہوں۔

میرے اللہ نے ہر مسلمان، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ سارے انسانوں سے وعدہ کیا ہے:

”ادعونی استجب لکم۔“

(المومن:۶۰)

ترجمہ: ”مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا۔“

اللہ کا ہر بندہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے، بس اس کو کارساز سمجھ کر مانگے، یہ بات الگ ہے کہ کسی کے بارے میں مشہور ہوجاتا ہے، ورنہ میرا خیال ہے کہ دنیا کا کوئی آدمی ایسا نہیں، جس کی دعا اللہ نے قبول نہ کی ہو، میرا تو یقین ہے، مانگنے کے طریقے سے مانگے، جس طرح دنیا میں اڑیل فقیر مانگتے ہیں، اس طرح سے وہ بھی مانگے اور آدمی اپنا رب سمجھ کر اڑ جائے تو رحمن و رحیم اللہ، بندے کے گندے اور محتاجگی کے ہاتھوں کی لاج رکھتا ہے، یہ بات بھی سچ ہے کہ اللہ کے دستور و قانون کے خلاف مانگنا نہیں چاہئے، مگر مجھے اعتماد اتنا ہی ہے، میری بیوی کا مسلمان ہونا اور خود لے کر میرے بچوں کو میرے پاس آجانا، اس عورت کا جو مجھے کئی بار زہر دے چکی ہو اور ایسی مسلمان بن جانا، سورج کے مشرق کے بجائے مغرب سے نکلنے سے کم نہیں ہے، اس بندے نے جب بھی دامن احتیاج پھیلا کر خالی ہاتھ اٹھائے ہیں تو میرے اللہ نے میری جھولی بھردی ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ بیداری حیدرآباد اپریل ۲۰۱۰ء)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

انوار نبوت

ابومریم

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ (مسلم)

قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوگا۔ (ترمذی)

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیں گے اور دس درجے بلند فرمادیں گے۔ (نسائی)

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر خیر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (نسائی)

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آئے اور اس سے پہلے گزر جائے کہ اس کی مغفرت کی جائے۔ (ترمذی)

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ (اس کی نیکی وجہ سے) اس کو جنت میں داخل نہ کرادیں۔ (ترمذی)

وہ شخص سب سے بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی، احمد)

جو دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے وہ اخیر شب اور فرض نماز کے بعد کی دعا ہے۔ (ترمذی)

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام کا طریقہ ہے۔ (شرح السنۃ)

فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز (نفل و سنت) پڑھنا جائز نہیں، جب تک سورج بلند یا غروب نہ ہو جائے۔ (بخاری و مسلم)

جماعت سے نماز پڑھنے سے تنہا نماز پڑھنے کی بہ نسبت ستائیس درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہر وہ آنکھ (جو نامحرم کو دیکھے) وہ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر نکلتی ہے اور مجلس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ہے یعنی زانیہ (کے حکم میں) ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو اس لئے کہ صفوں کا سیدھا رکھنا اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دائیں صفوں پر رحمت برساتے ہیں۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے۔ (احمد، ترمذی و ابوداؤد)

جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں ان کے درمیان کوئی بھی بات نہیں کی تو یہ اس کے لئے بارہ سال عبادت کے برابر ہوں گے۔ (ترمذی)

جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک عظیم گھر بنائیں گے۔

یہ صالحین کی عادت ہے اور یہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے یہاں نیکی اور گناہوں کا کفارہ اور برائیوں سے روکنے والی ہے۔ (ترمذی)

میری امت کے معزز ترین لوگ قرآن کریم کے حافظ وعامل اور تہجد گزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے خواہ وہ تھوڑا سا کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

جب تک نشاط ہو (نفل) پڑھو اور جب سستی پیدا ہو تو رک جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

انسان کا (نفل) نماز گھر میں پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے، سوائے فرض نماز کے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

اللہ جل شانہ پندرھویں شعبان کی رات کو تجلی فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! دن کی ابتدا میں تو چار رکعات پڑھ لیا کرو میں تیرے لئے دن کے آخر تک کے لئے کافی ہو جایا کروں گا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائیں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

چاشت کی دو رکعت پر مداومت کرنے والے کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اہم کام

درپیش ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

جمعہ کے روز ایک گھڑی ہے جس میں جو شخص اللہ سے جو چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

جو مسلمان جمعہ کے دن یا رات کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچالیتے ہیں۔ (احمد، ترمذی)

جس نے تین جمعہ بلا عذر سستی کی وجہ سے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیتے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

عیدالاضحیٰ کا چاند دیکھ لے اور قربانی کرنے کا ارادہ ہے تو اسے بال اور ناخن نہیں کاٹنا چاہیے۔ (مسلم)

اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم وہ سب جان لیتے جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ (بخاری ومسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش برستی دیکھتے تو فرماتے: اے اللہ! اسے نفع بخش خوب برسنے والی بارش بنادیجئے۔ (بخاری)

قحط سالی یہ نہیں کہ بارش نہ برسے بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش برسے اور خوب برسے لیکن پیداوار نہ ہو۔ (مسلم)

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، اس سے ملو تو اسے سلام کرو، دعوت کرے تو اسے قبول کرو، نصیحت کا طالب ہو تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو، چھینکے تو الحمدللہ کہو، بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، مرے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

مسلمان جب مسلمان کی عیادت کرتا ہے جنت کے میوؤں میں رہتا ہے، جب تک واپس نہ چلا جائے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ جس سے خیر وبھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے پریشانی میں ڈال دیتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تکلیف کسی پر نہیں دیکھی۔ (بخاری ومسلم)

انسان جب بیمار ہوتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے جو وہ تندرستی اور اقامت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔

میں جب اپنے بندے کو اس کی محبوب ترین چیز (آنکھوں) کے بارے میں مبتلا کرتا ہوں (نابینا بنادوں) پھر وہ اس پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے اسے جنت دیتا ہوں۔ (بخاری)

انسان کے جب گناہ بڑھ جاتے ہیں اور اس کے پاس اس کے کفارہ کے لئے کوئی عمل نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا فرمادیتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ اس کا کفارہ ہوجائے۔ (مسند احمد)

بخار کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کرتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔ (ابن ماجہ)

سب سے بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلدی اٹھ جایا جائے۔ (بیہقی)

مسافرت کی موت شہادت کا درجہ دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

لذتوں کو ختم کرنے والی چیز موت کا کثرت سے تذکرہ کیا کرو۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

موت مومن کے لئے ایک تحفہ ہے (کہ اس کے ذریعہ سے مصیبتوں سے چھٹکارا پاتا ہے اور ابدی سعادت حاصل کرتا ہے)۔ (بیہقی)

مومن کے مرتے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔ (ابوداؤد)

جس کی زبان سے نکلنے والا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوا۔ (ابوداؤد)

مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھا کرو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

کفن زیادہ قیمتی مت خریدو اس لئے کہ وہ بہت جلد چھین لیا جائے گا، یعنی بوسیدہ ہوجائے گا۔ (ابوداؤد)

مُردوں کو بُرا مت کہو اس لئے کہ وہ وہاں پہنچ گئے جو اعمال انہوں نے کئے تھے ویسا بدلہ پارہے ہوں گے۔ (ابوداؤد)

اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور بُرائیوں سے باز رہا کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے مر جائیں اور پھر وہ دوزخ کی آگ میں داخل ہو مگر قسم پوری کرنے کے لئے۔ (بخاری ومسلم)

جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرتا ہے، اسے ویسا ہی اجر ملے گا جیسا کہ اس مصیبت زدہ کو ملا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

جو کسی مصیبت زدہ (بچے کے مرنے والے) سے تعزیت کرے گا، اسے جنت کی پوشاک مہیا کی جائے گی۔ (ترمذی)

قبروں کی زیارت کیا کرو، اس لئے کہ یہ دنیا سے بے رغبتی کرتی اور آخرت یاد دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

سب سے بہترین وہ چیز ہے جسے انسان محفوظ کرے نیک صالح عورت ہے۔ جس کو دیکھے تو وہ خوش کردے اور اگر وہ اسے حکم دے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر موجود نہ ہو تو اس کی غیر موجودگی میں (اس کے مال اور اپنی آبرو کی) حفاظت کرے۔ (ابوداؤد)

(جاری ہے)

خطبہ صدارت

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، ٹنڈو آدم

پیش کردہ: مولانا قاضی احسان احمد
تحریر: مفتی محمد طاہر مکی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام! آج بروز جمعہ ۱۶/اپریل ۲۰۱۰ء ٹنڈو آدم شہر کے ایم اے جناح روڈ پر ہم اور آپ سب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ جیسے مقدس اور بنیادی فریضے کی ادائیگی کے لئے جمع ہیں، سندھ بھر کے مسلمانانِ اسلام نے جس انداز میں اس مقدس فریضے کی ادائیگی میں حصہ لیا، کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کی وہ ایک یادگار اور مثالی باب ہے، اس پر ہم اللہ رب العزت کے دربار میں سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔

سامعین گرامی! تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہمارے شہر ٹنڈو آدم کی بزرگ ہستی درگاہ عالیہ بانیجی شریف کے چشم و چراغ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی دامت برکاتہم کی خدمات قابل رشک اور قابل مبارک باد ہیں اور ان کے ساتھ اس شہر کے مسلمان بھی قابل مبارک باد ہیں، جنہوں نے تحفظ ناموس رسالت کے نازک مسئلہ پر حضرت حمادی کی کال پر لبیک کہتے ہوئے تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کی۔

سامعین محترم! یہاں کے ختم نبوت کے مجاہدین کی تحفظ ختم نبوت کے ساتھ لگن اور عشق دیکھ کر امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم ماضی میں خود کانفرنسوں کی صدارت فرماتے اور اشتیاق سے جلوہ افروز ہوتے رہے، رب کریم حضرت کا سایہ تا دیر بعافیت سلامت رکھے۔ آمین۔ اس شہر میں ختم نبوت کانفرنس کے حوالے سے مفتی احمد الرحمن، مولانا نذیر حسین، رفیق امیر شریعتؒ، مولانا محمد لقمان علی پوری، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا جمال اللہ الحسینی، شہدائے ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی اور مولانا سعید احمد جلال پوری رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے روشن ستارے اپنی آمد سے ختم نبوت کانفرنس کی رونقوں میں اضافہ فرماتے رہے۔

حضرات گرامی! یہ خالص اللہ کا فضل اور احسان ہے کہ ٹنڈو آدم کے شہریوں نے علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کی قیادت میں تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے قانونی جنگ کے میدان کو بھی خالی نہیں چھوڑا، بیسیوں مقدمات امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے تحت سول کورٹ ٹنڈو آدم سے لے کر ایڈیشنل، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ تک زیر سماعت ہیں، ان مقدمات میں فتنہ گوہر شاہی کے بانی مسٹر ریاض احمد گوہر شاہی، قادیانیوں کے سابق سربراہ مرزا طاہر احمد، سابق چیف سیکریٹری سندھ کنور ادریس قادیانی، قادیانی اخبار الفضل اور ہفت روزہ اور ماہنامہ قادیانی جریدوں کے ایڈیٹروں کے خلاف مقدمات قابل ذکر ہیں، پورے ملک میں کسی بھی شہر میں جب کوئی ملعون کائنات توہین رسالتؐ، توہین قرآن، توہین اسلام کی ناپاک جسارت کرتا ہے تو ٹنڈو آدم کے شہریوں کے تعاون کے ساتھ علامہ احمد میاں حمادی میدان عمل میں اترتے اور قانونی کارروائی کے لئے تھانہ، کچہری کے چکر لگا کر مقدمات کے اندراج اور ملزمان کی گرفتاری اور انہیں سزائیں دلوانے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیتے ہیں، باوجود اس کے کہ اس کام سے روکنے کے لئے قادیانیوں اور دیگر گستاخان رسول نے علامہ صاحب کو راستہ سے ہٹانے کے لئے کئی بار کوشش کی، لیکن علامہ صاحب نے ایک قدم پیچھے نہ رکھا،

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

الحمدللہ! نہ صرف ٹنڈو آدم بلکہ پاکستان بھر میں علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ اور ٹنڈو آدم شہر تحفظ ناموس رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں ایک مقام رکھتا ہے، اس پر ہمیں کوئی فخر نہیں بلکہ یہ خالص اللہ کا احسان ہے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم جدوجہد میں تادم واپسیں ثابت قدم رکھے اور ان ٹوٹی پھوٹی کاوشوں کو شافع محشر ساقی کوثر راہبر امت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

سامعین گرامی! آپ میں سے بہت سے لوگوں کو یہ یاد ہوگا کہ ٹنڈو آدم میں سب سے پہلی ختم نبوت کانفرنس دو روزہ ہوئی تھی اور اس کے بعد دو روزہ کانفرنسوں کا یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا لیکن اب ایک روزہ کانفرنس پر اکتفا کیا ہے لیکن آپ حضرات کا کانفرنس میں دور دور سے سفری صعوبتیں برداشت کرکے شرکت کرنا ہمارے عزائم کی بلندی کا ذریعہ بن رہا ہے، ہم وعدہ تو نہیں لیکن آج اس غلامان محمد کے اجتماع میں یہ عزم و ارادہ ضرور کرتے ہیں کہ آئندہ سال ۲۰۱۱ء کی ختم نبوت کانفرنس انشاء اللہ العزیز دو روزہ منعقد کی جائے گی، آپ تمام سامعین کی خدمت میں نہایت دردمندانہ اپیل ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس عزم و ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

کانفرنس کے تمام شرکا اور خطباء، اہل مدارس، ائمہ مساجد، علماء کرام و مفتیان عظام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے جس بھی حیثیت سے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

ٹنڈو آدم شہر کے غلامانِ محمد تحفظ ناموس رسالت کے لئے قائدانہ کردار ادا کرتے رہے ہیں اور آپ تمام مسلمانوں کے توسط اور ہمت سے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ پورے ملک میں جہاں کہیں بھی تحفظ ناموس رسالت اور تردید قادیانیت کے لئے ہمیں آواز دی جائے گی اپنا تن من دھن قربان کرکے ختم نبوت کا تحفظ اور بدترین گستاخان رسول قادیانیوں کا تعاقب کریں گے۔

آخر میں ہم تمام شرکائے کانفرنس سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے لئے خود کو وقف کردیں اور کانفرنس میں موجود تمام علماء وخطباً سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ مہینے میں کم از کم ایک جمعہ تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے لئے وقف کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆..........☆☆

گلستان جوہر میں مبلغین ختم نبوت کے خطباتِ جمعہ اور تبلیغی پروگرام

کراچی (رپورٹ: ملک ریاض الحق) جامع مسجد صدیق اکبر گل ہاؤس نزد صفورہ چورنگی گلستان جوہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خطبہ جمعہ دیا، انہوں نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سامعین کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بیان کی۔ اس بنیادی عقیدہ کی حفاظت کے سلسلہ میں حاضرین سے گزارش کی کہ اب عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت وصیانت میرا، آپ کا اور تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ اس میں کوتاہی بروز محشر شرمندگی کا باعث ہوگی۔ مولانا محمد توصیف احمد نے جامع مسجد قبا سیتا نگر میں اپنے خطبہ جمعہ میں عوام الناس کے سامنے صحابہ کرامؓ کے درخشاں واقعات اور منکرین ختم نبوت کے خلاف ان کی جدوجہد کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف لشکر کشی کی اور اسے جہنم رسید کرکے دم لیا۔ حضرت فیروز دیلمیؓ، حضرت حبیب بن زیدؓ، حضرت عبداللہ ابن وہبؓ، حضرت ابومسلم خولانیؒ کے مجاہدانہ کردار پر روشنی ڈالی اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے ان حضرات کی خدمات کو مشعل راہ قرار دیا۔ انہوں نے تمام حاضرین سے درخواست کی کہ اپنے علاقہ میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ رہیں، اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کو ورغلانے کی کوشش کرے تو ہمیں فوری طور پر مطلع کریں۔ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک پروگرام جامع مسجد الرحیم موسیات چوک میں بعد نماز عصر رکھا گیا، جس میں مولانا توصیف احمد نے مختصر بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب تک عقیدہ درست نہ ہو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر نیک اعمال بارگاہ الٰہی میں قبول نہیں کئے جاتے، انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکار یہ سارے اعمال کرتے تھے قرآن پر بھی ان کا ایمان تھا اور اس کی تلاوت بھی کرتے تھے مگر ختم نبوت کے منکر تھے، صحابہ کرامؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں ان کے خلاف جہاد کیا اور انہیں تہہ تیغ کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج ختم نبوت اپنے سر پر رکھ کر اعلان کیا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ قادیانی بدترین گستاخ رسول ہیں۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیوں اور ان کی مصنوعات شیزان، ذائقہ گھی، شاہنواز شوگر ملز اور ان کے تمام اداروں کا بائیکاٹ کریں۔ اسی طرح جامع مسجد الخلیل بھنائی آباد میں بعد نماز مغرب پروگرام ہوا۔ مولانا توصیف احمد نے بیان کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مخالفین سے مختلف مواقع پر صلح کی مثلاً یہودیوں سے خیبر میں، عیسائیوں سے نجران میں، مشرکین سے حدیبیہ میں مگر آپ نے کبھی جھوٹے مدعی نبوت سے صلح نہیں کی بلکہ ایسے موذیوں کے سر قلم کرنے کے احکام صادر فرمائے۔ بعد نماز عشاء مسجد فاروق اعظم بھنائی آباد میں سیرت خاتم النبیین کے عنوان سے پروگرام منعقد ہوا جس میں قاضی منیب الرحمٰن مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی بعدازاں مولانا توصیف احمد نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس یا فوج کے افسران کی ایک وردی اور ایک یونیفارم ہوتا ہے، ان افسران کی یونیفارم عام آدمی نہیں پہن سکتا، یہ قانونا جرم ہے، اگر کوئی جعل سازی کرکے فوجی وردی پہن لے تو دھر لیا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت پر قابض ہونے کی کوشش کی۔ ظلی، بروزی کا چکما دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے عظیم معجزات اور تمام مناصب کو اپنی ذات پر فٹ کرنے کا ڈرامہ رچایا کیا کوئی مسلمان اس کو برداشت کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مولانا قاری انور، مولانا عبدالماجد، مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا عبیدالرحمٰن اور دیگر ساتھیوں نے بھی ان پروگراموں میں شرکت کی۔ اللہ رب العزت ان تمام پروگراموں کو قبول فرمائے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے تاریخی اجتماع کی قراردادیں

یہ اجتماع متفقہ طور پر سمجھتا ہے کہ مندرجہ ذیل اقدامات ناگزیر ہیں:۔

(۱) اس بات پر ہمارا ایمان غیر متزلزل ہے کہ اسلام ہی نے یہ ملک بنایا تھا اور اسلام ہی اسے بچا سکتا ہے، لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں اسلامی تعلیمات اور قوانین کو نافذ کرنے کے لئے موثر اقدامات کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارا دینی فریضہ بھی ہے اور ملک کے آئین کا اہم ترین تقاضا بھی اور اسی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ملک میں انتہا پسندی کی تحریکیں اٹھی ہیں، اگر ملک نے اپنے اس مقدس وجود کی طرف واضح پیش قدمی کی ہوتی تو ملک اس وقت انتہا پسندی کی گرفت میں نہ ہوتا، لہٰذا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ پُرامن ذرائع سے پوری نیک نیتی کے ساتھ ملک میں نفاذ شریعت کے اقدامات کئے جائیں، اس غرض کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ کو فعال بنا کر ان کی سفارشات اور فیصلوں کے مطابق اپنے قانونی اور سرکاری نظام میں تبدیلیاں بلا تاخیر لائی جائیں اور ملک سے کرپشن، بے راہ روی اور فحاشی وعریانی ختم کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔

(۲) تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے دوسرے مقاصد پر نفاذ شریعت کے مطالبے کو اولیت دے کر حکومت پر دباؤ ڈالیں اور اس غرض کے لئے موثر مگر پُرامن جدوجہد کا اہتمام کریں اور عوام کا فرض ہے کہ جو جماعتیں اور ادارے اس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں، ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

(۳) اس وقت ملک کا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی کو قرار دیا جا رہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دہشت گردی نے ملک کو اجاڑنے میں کوئی کسر چھوڑ نہیں رکھی، جگہ جگہ خودکش حملوں اور تخریبی کارروائیوں نے ملک کو بدامنی کی آماجگاہ بنایا ہوا ہے، ان تخریبی کارروائیوں کی تمام محب وطن حلقوں کی طرف سے بار بار مذمت کی گئی ہے، اور انہیں سراسر ناجائز قرار دیا گیا ہے، لیکن اس تمام مذمت کے باوجود یہ کارروائیاں مستقل جاری ہیں، لہٰذا اس صورت حال کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ آخر ملک کی متفقہ مذمت اور فوجی طاقت کے استعمال کے باوجود یہ کارروائیاں کیوں جاری ہیں اور اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟ ہماری نظر میں اس صورت حال کا بہت بڑا سبب وہ افغان پالیسی ہے جو جنرل پرویز مشرف نے غلامانہ ذہنیت کے تحت کسی تحفظ کے بغیر شروع کردی تھی اور آج تک اسی پر عمل ہوتا چلا آرہا ہے، جبکہ یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ ہمارے ملک کو زخمی کرنے کے سوا کوئی خدمت انجام نہیں دی، لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت امریکا نوازی کی اس پالیسی کو ترک کر کے افغانستان کی جنگ سے اپنے آپ کو بالکل الگ کرے اور امریکی افواج کو مدد پہنچانے کے تمام اقدامات سے دستبردار ہو۔

(۴) لیکن یہ بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ حکومت کی غلط پالیسیوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم خود اپنے گھر کو آگ لگا بیٹھیں، لہٰذا ہم پورے اعتماد اور دیانت کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان کے موجودہ حالات میں نفاذ شریعت اور ملک کو غیر ملکی تسلط سے نجات حاصل کرنے کے لئے پُرامن جدوجہد ہی بہترین حکمت عملی ہے اور مسلح جدوجہد شرعی اعتبار سے غلط ہونے کے علاوہ مقاصد کے لئے بھی سخت مضر ہے اور اس کا براہِ راست فائدہ ہمارے دشمنوں کو پہنچ رہا ہے اور امریکا اسے اس علاقے میں اپنے اثر ورسوخ کو دوام بخشنے کے لئے استعمال کر رہا ہے، اگر کوئی شخص اخلاص کے ساتھ اسے دین کا تقاضا سمجھتا ہے تو یہ اجتماع اس بات پر

اتفاق کرتا ہے کہ ایسے حضرات کو حالات کے تقاضوں اور ضرورتوں سے آگاہ کر کے مثبت کردار کی ادائیگی پر آمادہ کرنے کے لئے ناصحانہ اور خیر خواہانہ روش اختیار کی جائے۔

(۵) حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اس بات کا احساس کرے کہ اندرونی شورشوں کا پائیدار حل بالآخر پُر امن مذاکرات کے سوا کچھ نہیں ہوتا، چنانچہ ملک کی پارلیمنٹ نے اس موضوع پر اپنی متفقہ قرارداد میں ایک طرف سابق حکمرانوں کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کرنے اور ڈرون حملوں اور غیر ملکی مداخلت کے بارے میں قومی خود مختاری کے تحفظ پر زور دیا تھا اور دوسری طرف اندرونی شورش کے لئے مذاکرات ہی کا طریقہ تجویز کیا تھا، لیکن پارلیمنٹ کی اس قرارداد کو عملاً بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس قرارداد کے مطابق اپنی حکمتِ عملی کو تبدیل کر کے خانہ جنگی کا خاتمہ کرے۔

(۶) دینی مدارس کا فرض یہ ہے کہ وہ تعلیم و تربیت سے متعلق اپنے اصل مقاصد تک اپنی توجہ مرکوز رکھیں اور اس نظام کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کی پوری کوشش کریں، جس سے اپنے زیر تربیت افراد میں تدین، امانت اور سچائی کی اس طرح پرورش کریں کہ وہ اسلام کے زریں اصولوں کی صحیح عملی تصویر کے آئینہ دار اور مجسم دعوت و تبلیغ کا ذریعہ بنیں۔

(۷) عام مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ مشکلات اور مصائب کا اصل حل اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ساتھ اس کی رحمتیں حاصل نہیں کی جاسکتیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور ہر طرح کے گناہوں سے توبہ کر کے رشوت ستانی اور ہر طرح کی حرام آمدنی، بے حیائی اور فحاشی، جھوٹ، غیبت اور دنیوی اغراض کے لئے باہمی جھگڑوں سے پرہیز کریں اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے رجوع کی طرف متوجہ ہوں، شرعی فرائض کو بجالائیں اور اتباع سنت کا اہتمام کریں۔“

یہ پورے عالم کا سانحہ ہے

محترم قائدین تحریک ختم نبوت و سوگواران حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ و دیگر شہدأ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سفاک اور درندہ صفت قاتلوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے عظیم راہنما حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید کو فرزند و رفقاء سمیت جس بے دردی سے شہید کیا وہ یقیناً درندگی اور بربریت ہے، آپ کی شہادت سے ہمیں جو صدمہ پہنچا اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

حضرتؒ کی شہادت کسی خاندان، قبیلہ، جماعت یا کسی ایک شہر کا سانحہ نہیں بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا سانحہ ہے، اس لئے کہ ”موت العالِم موت العالَم“ ہے۔

ہم آپ سے کیا تعزیت کریں ہم تو خود غمزدہ اور سوگواروں میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت شہید اور ان کے ساتھیوں کی شہادت قبول فرما کر جنت میں درجات عالیہ اور ہم سب سوگواروں خصوصاً حضرت شہیدؒ اور ان کے ساتھیوں کے تمام رشتہ داروں اور رفقاء کو صبر و تحمل اور ان کی کماحقہ جانشینی کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

مولانا مفتی محمد روزی خان

واتنظامیہ دارالافتاء ربانیہ، کوئٹہ

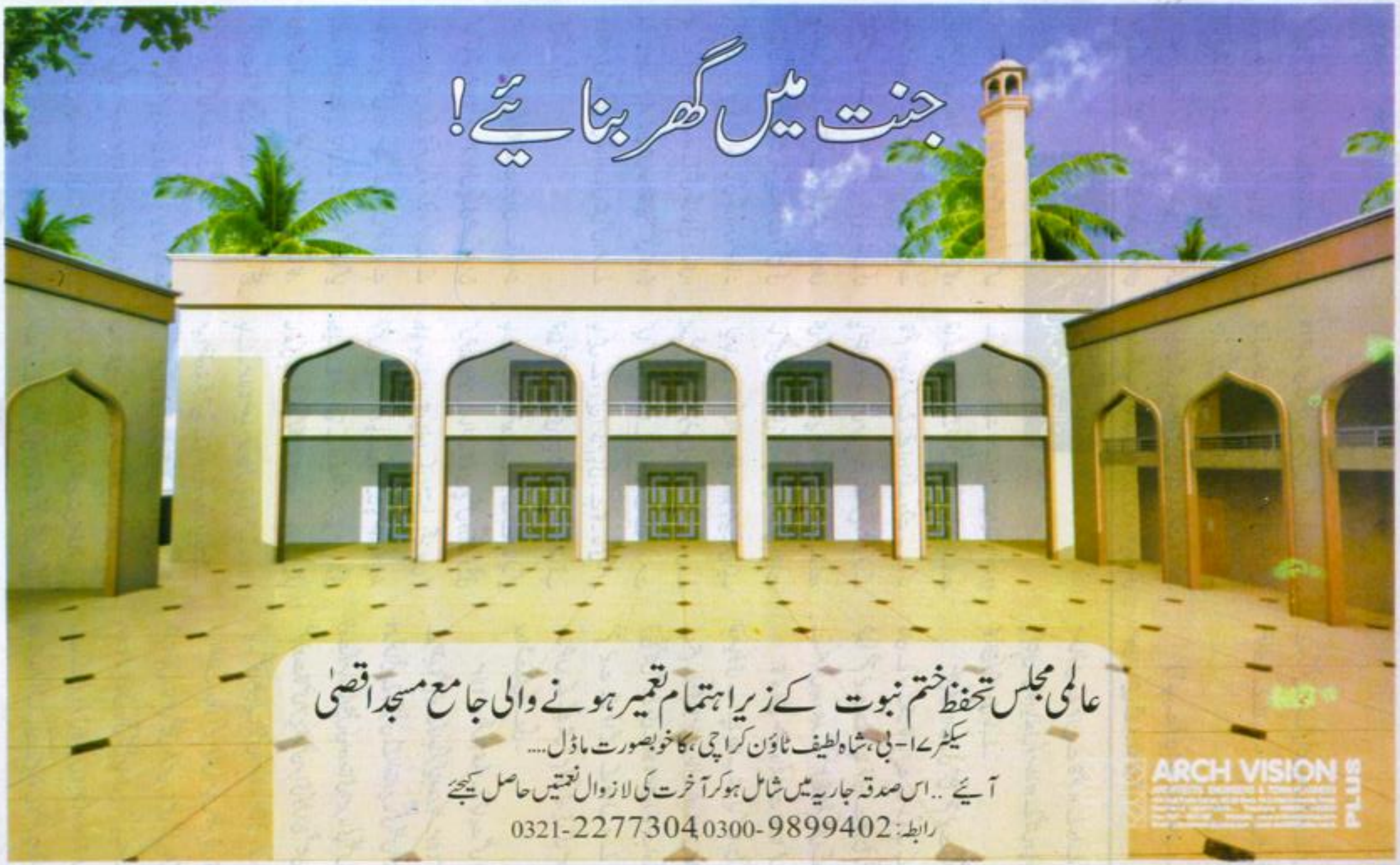
جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آیئے ..اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304
ARCH VISION PLUS